سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2017

بدھ، 13- ستمبر 2017

(یوم الاربعاء، 21- ذوالحج 1438ھ)

سولھویں اسمبلی: اکتیسواں اجلاس

جلد 31: شمارہ 3

165

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 13۔ ستمبر 2017

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات آبکاری ومحصولات، انسداد منشیات، ٹرانسپورٹ اور سماجی بہبود وبیت المال)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) آرڈیننسوں میں توسیع

(i) قواعد وانضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت تحریک

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ درج ذیل آرڈیننسوں میں توسیع کے لئے آئین کے آرٹیکل 128(2)(اے) کے تحت قراردادیں پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

1. آرڈیننس (ترمیم) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی 2017 (9 بابت 2017)؛
2. آرڈیننس (تنسیخ) ڈیرہ غازی خان ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2017 (10 بابت 2017)؛
3. آرڈیننس (ترمیم) (تشکیل، فرائض واختیارات) کریمینل پراسیکیوشن سروس پنجاب 2017 (11 بابت 2017)؛

(ii) آئین کے آرٹیکل 128(2)(اے) کے تحت قراردادیں

1۔ آرڈیننس (ترمیم) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی پنجاب 2017 (9 بابت 2017) میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس (ترمیم) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی 2017 (9 بابت 2017) نافذ شدہ مورخہ 20۔ جون 2017 میں مورخہ 18۔ ستمبر 2017 سے 90 دن کے مزید پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔

2۔ آرڈیننس (تنسیخ) ڈیرہ غازی خان ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2017 (10 بابت 2017) میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس (تنسیخ) ڈیرہ غازی خان ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2017 (10 بابت 2017) نافذ شدہ مورخہ 21۔جون 2017 میں مورخہ 19۔ستمبر 2017 سے 90 دن کے مزید پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔

166

3۔ آرڈیننس (ترمیم) (تشکیل، فرائض و اختیارات) کریمینل پراسیکیوشن سروس پنجاب 2017 (11 بابت 2017) میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس (ترمیم) (تشکیل، فرائض و اختیارات) کریمینل پراسیکیوشن سروس پنجاب 2017 (11 بابت 2017) نافذ شدہ مورخہ 22۔جون 2017 میں مورخہ 20۔ستمبر 2017 سے 90 دن کے مزید پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔

آرڈیننسوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1۔ آرڈیننس (ترمیم) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی پنجاب 2017

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی پنجاب 2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ آرڈیننس (تنسیخ) ڈیرہ غازی خان ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2017

ایک وزیر آرڈیننس (تنسیخ) ڈیرہ غازی خان ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

3۔ آرڈیننس (ترمیم) (تشکیل، فرائض و اختیارات) کریمینل پراسیکیوشن سروس پنجاب 2017

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) (تشکیل، فرائض و اختیارات) کریمینل پراسیکیوشن سروس پنجاب 2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے

۔

4۔ آرڈیننس (ترمیم) قیام امن عامہ پنجاب 2017

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) قیام امن عامہ پنجاب 2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

5۔ آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2017

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

6۔ آرڈیننس تعلیمی محرکات مینجمنٹ اتھارٹی پنجاب 2017

ایک وزیر آرڈیننس تعلیمی محرکات مینجمنٹ اتھارٹی پنجاب 2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

167

(سی) مسودات قانون کا پیش کیا جانا

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) احترام رمضان پنجاب 2017

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) احترام رمضان پنجاب 2017 ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون (ترمیم) ملازمین کی کارکردگی، نظم وضبط اور احتساب پنجاب 2017

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) ملازمین کی کارکردگی، نظم وضبط اور احتساب پنجاب 2017 ایوان میں پیش کریں گے۔

3۔ مسودہ قانون (ترمیم) تحفظ ماحول پنجاب 2017

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) تحفظ ماحول پنجاب 2017 ایوان میں پیش کریں گے۔

169

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا اکتیسواں اجلاس

بدھ، 13- ستمبر 2017

(یوم الاربعاء، 21- ذوالحج 1438ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 10 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

يَوۡمَ نَدۡعُوا۟ كُلَّ
أُنَاسِۭ بِإِمَٰمِهِمۡۖ فَمَنۡ أُوتِيَ كِتَٰبَهُۥ بِيَمِينِهِۦ فَأُو۟لَٰٓئِكَ يَقۡرَءُونَ
كِتَٰبَهُمۡ وَلَا يُظۡلَمُونَ فَتِيلٗا ﴿٧١﴾ وَمَن كَانَ فِي هَٰذِهِۦٓ أَعۡمَىٰ فَهُوَ
فِي ٱلۡأٓخِرَةِ أَعۡمَىٰ وَأَضَلُّ سَبِيلٗا ﴿٧٢﴾

سورة بنیٓ اسرآئیل 71 تا 72

جس دن ہم سب لوگوں کو ان کے پیشواؤں کے ساتھ بلائیں گے تو جن (کے اعمال) کی کتاب ان کے داہنے ہاتھ میں دی جائے گی وہ اپنی کتاب کو (خوش ہو کر) پڑھیں گے اور ان پر دھاگے برابر بھی ظلم نہ ہو گا (71) اور جو شخص اس (دنیا) میں اندھا ہو وہ آخرت میں بھی اندھا ہو گا اور (نجات کے) رستے سے بہت دور (72)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

دلوں سے غم مٹاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
نگر اُجڑے بساتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
اُنہی کے ذکر سے روشن رُتیں پھر لوٹ آتی ہیں
نصیبوں کو جگاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
اُنہی کے نام سے پائی فقیروں نے شہنشاہی
خدا سے جا ملاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
درُود اُن پر سلام ان پر سلام ان پر درُود ان پر
میری نعتیں سجاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے

سوالات

(محکمہ جات آبکاری و محصولات، انسداد منشیات، ٹرانسپورٹ اور سماجی بہبود و بیت المال)

نشان زدہ سوالات ان کے جوابات

جناب سپیکر: ماشاء اللہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات آبکاری و محصولات اور انسداد منشیات، ٹرانسپورٹ اور سماجی بہبود و بیت المال سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 8351 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو pending کر دیتے ہیں اور اگر وہ وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو take up کر لیں گے۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 8339 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور: گاڑیوں کو فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*8339: **ڈاکٹر سید وسیم اختر:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع بہاولپور میں سال 16-2015 میں (یکم جولائی 2015 سے 30- جون 2016) تک کس کس تاریخ کو MVE نے گاڑیوں کو فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کرنے کے لئے معائنہ کیا اور ایک روز میں کتنی گاڑیوں کا معائنہ کیا گیا ان میں سے کتنی گاڑیوں کو فٹ قرار دیا گیا اور کتنی گاڑیوں کو reject کیا گیا؟

(ب) MVE کس کس قسم کی گاڑیوں کا فٹنس کے لئے معائنہ کرتے ہیں اور سالانہ کتنی گاڑیوں کو چیک کرنے کا ٹارگٹ ہوتا ہے؟

(ج) مالی سال 16-2015 میں کتنی گاڑیاں بہاولپور میں رجسٹرڈ ہوئیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان):

(الف) اس ضمن میں سیکرٹری DRTA بہاولپور سے جواب طلب کیا گیا جو کہ درج ذیل ہے:

موٹر وہیکلز ایگزامینر بہاولپور کے دفتری ریکارڈ کے مطابق یکم جولائی 2015سے30- جون 2016تک کل217دنوں میں15,847 گاڑیوں کا معائنہ کیا گیااور ان میں سے 1,448 گاڑیاں مکینیکلی فٹ نہ ہونے کی وجہ سےreject کی گئیں اور 14,399 گاڑیوں کو معائنہ کے بعد فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کیا گیا۔ اس طرح اوسطاً 73 گاڑیاں روزانہ چیک کی گئیں جن میں سے 66 گاڑیوں کو فٹ اور سات گاڑیوں کوreject کیا گیا۔ تاریخ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) موٹر وہیکلز ایگزامینر(MVE)فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کرنے کے لئے ہر قسم کی کمرشل گاڑیوں کا معائنا کرتے ہیں۔ جبکہ گاڑیوں کو چیک کرنے کے لئے کوئی ٹارگٹ نہیں ہوتا۔

(ج) اس ضمن میں متعلقہ محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن سے جواب طلب کیا گیا جو کہ درج ذیل ہے:
دفتر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن بہاولپور کی رپورٹ کے مطابق دوران سال یکم جولائی2015سے لے کر 30- جون2016 تک 747 کمرشل گاڑیاں اور 847 رکشے رجسٹرڈ ہوئے ۔ اس کے علاوہ1252پرائیویٹ کاریں اور44077 موٹر سائیکل رجسٹرڈ ہوئے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جز(الف) پر میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! انہوں نے بتایا ہے کہ مالی سال یکم جولائی 2015 سے 30- جون 2016تک 1448 گاڑیوں کوmechanically unfit ہونے کی وجہ سےreject کیا گیا۔ میں نے وزیر موصوف سے یہ پوچھا ہے کہ جو گاڑیاں یہunfit کر دیتے ہیں اس کا کوئی ریکارڈ رکھتے ہیں یا وہ صرف certify کرتے ہیں کہ یہ گاڑی unfit ہے، دوبارہ سڑکوں پر چلی جائے اور وہaccident کا باعث ہو؟ یہunfit گاڑیوں کی مانیٹرنگ کا محکمے کے پاس کیاmechanism ہے کہ مالکان اس کوfit کروا لیں لہٰذا اس کی وضاحت فرمائی جائے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! یہ unfit گاڑیوں کا mechanism یہ ہے کہ جب کوئی گاڑی چیک کروانے کے لئے آتا ہے تو جو گاڑی mechanically fit ہوتی ہے اُس کو سرٹیفکیٹ جاری کر دیا جاتا ہے اور جو unfit گاڑی ہوتی ہے وہ ریکارڈ میں آجاتی ہے لہٰذا جب وہ گاڑی دوبارہ آتی ہے تو ریکارڈ کو چیک کیا جاتا ہے۔ اسی طرح تیسری بار پھر وہ گاڑی unfit ہو جائے تو اس کو بند کیا جاتا ہے، اس کے بعد دوبارہ unfit ہو تو پھر ہمیشہ کے لئے گاڑی کو بند کر دیا جاتا ہے اور پھر اُس کو سرٹیفکیٹ جاری نہیں کیا جاتا۔ جو گاڑیاں unfit ہوئی ہیں اُن کا تمام تر ریکارڈ ہمارے پاس موجود ہے جو میں پیش کر دوں گا۔

جناب سپیکر: آپ وہ ریکارڈ اُن کو بتا دیں کہ اتنی گاڑیاں unfit ہیں اور اس میں دوبارہ اتنی گاڑیوں کو بند کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری جو جواب دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! وہ اچھا جواب دے رہے ہیں، کیا کرتے ہیں آپ؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! وہ جواب ہمیشہ اچھا ہی دیتے ہیں لیکن اب I.T کا زمانہ ہے۔ انہوں نے جو گاڑی unfit کر دی تو پھر اُس کا مالک گاڑی کو لے کر ایک سال بعد آئے گا، دوسری دفعہ بھی یہ اس کو unfit کر دیں گے کہ تمہاری گاڑی unfit ہے لہٰذا اس کو ٹھیک کرواؤ۔ جب تیسری دفعہ وہ آئے گا تب اس کی گاڑی کو بند کریں گے حالانکہ وہ دو سال unfit گاڑی لے کر سڑکوں پر پھرتا رہے گا اور accident کرے گا تو یہ کیا مینجمنٹ ہے؟ اس مینجمنٹ کو improve کرنے کی ضرورت ہے۔ ہم اس وقت 19ویں صدی میں نہیں بیٹھے ہوئے لہٰذا گاڑی کی مانیٹرنگ ہونی چاہئے کہ وہ اس کو fit کروا رہا ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: شاہ صاحب! 19ویں صدی میں آپ کے پاس I.T آگئی تھی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یہ آگے ترقی کی بات کریں کیونکہ یہ وہی گھسا پٹا نظام ہے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! آپ کی یہ اچھی تجویز ہے بہر حال وہ بعد میں بات کریں گے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! جو شاہ صاحب پوچھ رہے ہیں اس کا جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! انہوں نے ترقی کی بات کی ہے تو یہ already discuss ہو چکا ہے۔ ہم اس فرسودہ نظام کو ختم کرنے جا رہے ہیں جس کے بعد ایک Vehicle Inspection and Certification System شاہدرہ کے پاس جبکہ دوسرا لاہور میں کام رہا ہے۔ VICS کے ساتھ ہمارا معاہدہ ہو چکا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ دسمبر تک تمام اضلاع میں کمپیوٹرائزڈ سسٹم رائج کر دیا جائے گا۔ اگر یہ پوچھنا چاہیں تو میں ان کو جگہ بھی بتا دیتا ہوں کہ بہاولپور میں کس جگہ پر یہ بنا رہے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جیسے یہ سسٹم کے بارے میں کہہ رہے ہیں کہ ہم لا رہے ہیں تو یہ سسٹم کب تک in practice ہو جائے گا اور کیا یہ صرف لاہور میں ہو گا؟

جناب سپیکر: انہوں نے دسمبر تک کا کہہ دیا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: میں ان سے پوچھوں گا کہ یہ سسٹم پنجاب کے دوسرے شہروں میں بھی جائے گا یا صرف لاہور میں ہی رہے گا؟ جیویں اٹھاونڈے ریوڑیاں تے مڑ مڑ اپنیاں نوں یعنی ہر شے لاہور اچ ای تے اسیں وی ایتھے ای وسدے آں۔

جناب سپیکر: لاہور میں شروع کر لیا ہے تو باقی شہروں میں بھی کریں گے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! میں نے پہلے بات کی ہے کہ تمام ریکارڈ ان کے پاس بھی موجود ہے، اسمبلی میں جمع کروا دیا گیا ہے اور میری فائل میں بھی موجود ہے۔ یہ VICS کی بات کر رہے ہیں تو بہاولپور میں VICS کے لئے صوبائی حکومت کی ملکیت زمین سے یزمان روڈ پر 20 کنال بہاولپور شہر سے تقریباً 14 کلومیٹر پر لی گئی ہے جس کے ساتھ چائلڈ پروٹیکشن کمپلیکس بھی ہے اور انشاء اللہ یہ دسمبر تک مکمل ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اللہ کرے گا کہ یہ دسمبر تک مکمل کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اب آپ ان کی تعریف کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جی، میں تسلیم کرتا ہوں۔ اب جز (ج) کی طرف آتے ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا ہے کہ بہاولپور میں یکم جولائی 2015 سے 30۔جون 2016 تک کتنی گاڑیاں رجسٹرڈ ہوئی ہیں؟ انہوں نے بتایا ہے کہ 747 کمرشل گاڑیاں، 847 رکشے، 1252 پرائیویٹ گاڑیاں اور 44077 موٹر سائیکل رجسٹرڈ ہوئے ہیں۔ ہر سال سڑکوں پر اتنی بڑی تعداد میں گاڑیوں کی فوج ظفر موج آ رہی ہے تو کیا محکمہ اس حوالے سے محکمہ مواصلات و تعمیرات کو رپورٹ بھیجتا ہے کہ اتنی گاڑیاں سڑکوں پر آ گئی ہیں لہٰذا سڑکوں کا بھی بندوبست کریں؟ کیا محکمہ مواصلات و تعمیرات سے یا کسی بھی level پر اس کا جائزہ لینے کا آپ کوئی mechanism رکھتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! انہوں نے تین چار محکموں کا نام لے لیا ہے۔ انہوں نے سب سے پہلے پوچھا ہے کہ کتنی گاڑیاں رجسٹرڈ ہوئی ہیں تو ہم نے ایکسائز ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے موصول شدہ رپورٹ ان کو دے دی ہے باقی یہ سڑکوں کی بات کر رہے ہیں تو یہ سوال ہمارے محکمہ سے متعلقہ نہیں ہے لہٰذا یہ محکمہ مواصلات و تعمیرات سے سوال کر لیں وہ ان کو جواب دے دیں گے۔

جناب سپیکر: وہ چاہ رہے ہیں کہ آپ اس کی انفارمیشن دے دیں اور کیا ان معاملات میں آپ کی اور محکمہ مواصلات و تعمیرات کی آپس میں کوآرڈینیشن ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! بالکل کوآرڈینیشن ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ انہوں نے اسی طرح کا ہی جواب دینا تھا جو دے دیا ہے۔ آپ نے جو perceive کیا ہے یہ بالکل درست ہے اور یقیناً آپ بھی اس پوری تشویش میں share کریں گے کہ اتنی بڑی تعداد میں لاہور ملتان اور دیگر شہروں کے اندر گاڑیوں کی رجسٹریشن ہو رہی ہے۔ محکمہ مواصلات و تعمیرات سے کچھ نہ کچھ معلومات لی ہیں تو ان کے ہاں بھی کوئی اس طرح کا میکنزم نہیں ہے کہ وہ محکمہ ایکسائز سے رابطہ کر کے معلومات لیں کہ کتنی گاڑیاں رجسٹرڈ ہو گئی ہیں یا

سڑکوں پر چلیں گی اور سڑکوں کے کیا حالات ہوں گے؟ آپ بھی اچھی طرح جانتے ہیں اور میں بھی جانتا ہوں کہ لاہور کے اندر جب peak hours ہوتے ہیں تو اس دوران سفر کرنا عذاب ہوتا ہے۔ ابھی یہ کرکٹ میچ آگیا ہے، چلیں ٹھیک ہے، بہت اچھی ایک creation ہے جس کے لئے میں مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ حکومت نے بھی محنت کی اور پی سی بی نے بھی محنت کی ہے کیونکہ یہ انٹرنیشنل کرکٹ کی واپسی ایک اچھی تفریح ہے لیکن جو عذاب شہری بھگتتے ہیں، کل میں نے بھی 3/4 کلومیٹر کا سفر پورے سوا گھنٹے کے اندر کیا۔ ظاہر ہے گاڑیاں کہاں جائیں گی، سڑکوں پر ہی رہیں گی ناں۔ اس کی منصوبہ بندی کا کوئی میکنزم محکمہ ایکسائز سے discussion کرنے کے بعد بننا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے اور آپ کی ڈائریکشن بھی چاہوں گا کہ آپ اس پر حکومت کو کوئی ڈائریکشن دیں کہ ان سے سارا data share کر کے کوئی جامع منصوبہ بندی اس حوالے سے کی جائے۔

جناب سپیکر: شاہ جی، جب اورنج لائن ٹرین چل جائے گی تو پھر یہ سارے مسائل حل ہو جائیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سارے اورنج لائن ٹرین تے ہی چڑھ جان گے۔ (قہقہہ)

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! معزز ممبر ڈاکٹر سید وسیم اختر نے گاڑیوں کی فٹنس کے بارے میں بڑی اچھی بات کی ہے اور اسی حوالے سے گزارش کرتا ہوں کہ آج سے چار روز قبل فتح پور چوک اعظم روڈ پر ایک حادثہ ہوا جس میں گاڑی کی حالت ایسی تھی کہ وہ چلنے کے قابل نہیں تھی جہاں 12 کے لگ بھگ اموات ہوئی ہیں جن میں بچے، خواتین اور مرد شامل ہیں۔ میری اس حوالے سے گزارش ہو گی کہ یہ بڑی serious بات ہے کہ فٹنس کے بغیر گاڑیوں کو سڑکوں پر نہیں چلنا چاہئے کیونکہ آئے روز حادثات ہوتے رہتے ہیں۔ معزز ممبر ڈاکٹر سید وسیم اختر کا بڑا اچھا سوال تھا تو میں چاہوں گا کہ آپ اس پر کوئی ruling دیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: میں آپ کی بات کو تھوڑا سا آگے بڑھاتا ہوں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کچھ ایسے ادارے ہیں جو پک اینڈ ڈراپ کرتے ہیں لیکن ان کی گاڑیاں اس قابل نہیں ہوتیں کہ وہ جی ٹی روڈ پر سفر کر سکیں۔ کسی گاڑی کی بریک کا معاملہ ہوتا ہے، کسی کا کوئی مکینیکل معاملہ ہوتا ہے تو ٹوٹی پھوٹی گاڑیاں ہونے کی وجہ سے پیسے کم لیتے ہیں جس بناء پر ان کو سواری مل جاتی ہے لیکن ایسی گاڑیوں سے نقصان بہت زیادہ ہوتا ہے جس طرح سردار شہاب الدین خان نے بات کی ہے۔ مجھے بھی اس بات کا پتا ہے لہٰذا انہیں ہدایت کریں کہ ایسی گاڑیاں سڑک پر نہ چلیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! موٹر وہیکل ایگزامینر کی ہر سب ڈویژن کی سطح پر غالباً ایک سیٹ ہے تو میں پارلیمانی سیکرٹری سے آپ کے توسط سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ پنجاب کی تمام تحصیلوں میں علیحدہ علیحدہ موٹر وہیکل ایگزامینر تعینات ہیں یا دو، دو، تین، تین تحصیلیں ایک موٹر وہیکل ایگزامینر کو دی ہوئی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! پورے پنجاب میں 36 اضلاع ہیں تو 22 اضلاع میں محکمہ ٹرانسپورٹ کے موٹر وہیکل ایگزامینرز سکیل 17 کے ہیں اور ڈویژن کی سطح پر ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے موٹر وہیکل ایگزامینرز ہیں جن کا سکیل 18 واں ہے لیکن اس وقت تمام اضلاع میں وہ کام کر رہے ہیں مگر کچھ کے پاس چارج ہے اور کچھ کام کر رہے ہیں جبکہ چھ نئے موٹر وہیکل ایگزامینر پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے سے آئے ہیں جو کہ زیر تربیت ہیں اور انشاء اللہ اگلے دو ماہ میں آجائیں گے تو ان کے آنے سے تمام اضلاع میں تعداد پوری ہو جائے گی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر کی بات نہیں کی بلکہ میں نے سب ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز کی یعنی تحصیل کی سطح کی دو ٹوک بات پوچھی ہے کہ تمام تحصیلوں میں موٹر وہیکل ایگزامینر تعینات ہیں یا نہیں؟ اس حوالے سے بتادیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! تحصیل میں موٹر وہیکل ایگزامینر کا دفتر ہی نہیں ہے یہ صرف ضلع میں ہوتا ہے جہاں پر ہے۔ تحصیل ضلع کے ساتھ attach ہوتی ہے لہٰذا ضلع میں دفتر ہے اور وہاں پر باقاعدہ عملہ بھی ہے اسی لئے وہاں پر گاڑیوں کی فٹنس کا سرٹیفکیٹ جاری کیا جاتا ہے۔ یہ دفاتر تحصیل کی سطح پر نہیں ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آخری observation ہے---

جناب سپیکر: شاہ صاحب! سات سوال ہو گئے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! بس آخری سوال ہے کہ انہوں نے یہ کہا ہے کہ ڈسٹرکٹ کی سطح پر ایک ہی موٹر وہیکل ایگزامینر ہوتا ہے، ضلع بہت بڑا ہوتا ہے اور دور دراز سے گاڑیاں ضلعی ہیڈ کوارٹر پر لا کر ایک موٹر وہیکل ایگزامینر کے لئے چیک کرنا ممکن نہیں ہے کیونکہ وہ سارا سال بھی لگا رہے تو اتنی گاڑیوں کی فٹنس کا جائزہ لینا اس کے بس کا کام نہیں ہے۔ یہ اپنی انفارمیشن کو revisit کر لیں۔ تحصیل کی سطح پر اگر موٹر وہیکل ایگزامینر کا دفتر نہیں ہے تو اسے بنایا جائے تاکہ وہاں پر کام speed up ہو اور بہتر بھی ہو۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! وہ وہیکل کے حساب سے ہی رکھتے ہیں ناں۔ چلیں دیکھ لیں گے Is it feasible?

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! تحصیل میں ہزاروں گاڑیاں ہیں، موٹر سائیکل ہر گھر میں دو ہیں اوسطاً---

جناب سپیکر: جی، یہ ان کی proposal ہے اور یہ سوال نہیں بنتا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ایک اچھی تجویز ہے جسے چیک کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 8629 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8752 جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8754 بھی جناب محمد ارشد

ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگر وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو take up کر لیا جائے گا۔ اگلا سوال محترمہ شُنیلا رُوت کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! سوال کا نمبر 9025 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بیت المال کا مالی سال 17-2016 کے بجٹ اور اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*9025: **محترمہ شُنیلا رُوت:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بیت المال پنجاب کے لئے مالی سال 17-2016 میں کل کتنی رقم مختص کی گئی؟

(ب) اس میں سے کتنی رقم انتظامی اخراجات اور کتنی مستحق افراد کی امداد کی مد میں فراہم کی گئی ہے؟

(ج) غریب اور مستحق بچیوں کی شادی کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی اور اس کی ادائیگی کا طریق کار کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):

(الف) بیت المال پنجاب کے لئے مالی سال 17-2016 میں دس کروڑ کی رقم مختص کی گئی ہے۔

(ب) انتظامی اخراجات کے لئے۔/2820000 روپے اور مستحق افراد کی امداد کی مد میں ۔/23500000 روپے کی رقم فراہم کی گئی ہے۔

(ج) غریب اور مستحق بچیوں کی شادی کے لئے۔/23500000 روپے کی رقم مختص کی گئی اور اس کی ادائیگی کا طریق کار یہ ہے کہ درخواست گزار ضلعی بیت المال کمیٹی کو بچی کا نکاح ہونے کے 90 دن کے اندر اپنی درخواست ہمراہ نکاح نامہ دے سکتے ہیں اور چھان بین کے بعد مستحق قرار پانے پر انہیں مالی امداد دی جا سکتی ہے استحقاق طے کرتے وقت مندرجہ ذیل ترجیحات کو بالترتیب مدنظر رکھا جائے گا۔

i- بیوائیں

ii- یتیم بچیوں کے غریب سرپرست

iii۔ غریب اور نادار والدین

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں نے غریب اور مستحق بچیوں کی شادی کے لئے مختص کی گئی رقم اور اس کی ادائیگی کے طریق کار کا پوچھا تھا جس کے جواب میں ہے کہ غریب اور مستحق بچیوں کی شادی کے لئے دو کروڑ 35 لاکھ روپے کی رقم مختص کی گئی اور اس کی ادائیگی کا طریق کار یہ ہے کہ درخواست گزار ضلعی بیت المال کمیٹی کو بچی کا نکاح ہونے کے 90 دن کے اندر اپنی درخواست ہمراہ نکاح نامہ دے سکتے ہیں۔ یہ مجھے تھوڑی سی عجیب بات لگتی ہے کہ ایک غریب خاندان کی بچی کی شادی ہونی ہے اور شادی کے 90 دن کے بعد درخواست دینے والوں کو وہ بیت المال سے پیسے دیں گے تو بہت سے لوگ اس چیز کا تقاضا کرتے ہیں کہ انہیں شادی سے پہلے رقم ملنی چاہئے تاکہ وہ اپنے اخراجات پورے کر سکیں۔ انہیں پتا ہو کہ ان کے ہاتھ میں کتنا پیسا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: یہ تو آپ کی تجویز ہے ناں آپ کوئی ضمنی سوال کریں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں تجویز دے رہی ہوں اور اگر یہ طریق کار ہے تو میں سمجھتی ہوں کہ اسے درست کرنے کی ضرورت ہے، اسے revisit کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ میں نے تو کئی دفعہ درخواستیں دی ہیں لیکن مجھے یہ سمجھ نہیں آئی کہ درخواستیں کس کے through ہم نے دینی ہیں اور کون لوگ ہیں جن کے through درخواست دی جائے؟ مجھے اس ضمنی سوال کا جواب دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! یہ بات پہلے بھی کافی دفعہ اسمبلی floor پر ہو چکی ہے تو پچھلے ایک سال سے ہم نے یعنی محکمہ نے یہ ڈائریکشن دی تھی کہ جو لوگ واقعی مستحق ہیں انہیں شادی سے پہلے یہ مدد دی جا سکتی ہے۔ Actual problem اس میں یہ آئی تھی کہ لوگوں نے فراڈ کرنا شروع کر دیا تھا کہ ایک شادی کارڈ بنوا کر ہی beneficiary ہو گئے۔ کسی بھی ضلع کی کمیٹی میں ہمارے منتخب عوامی نمائندے اگر verification کرتے ہیں کہ واقعی یہ صحیح

مستحق آدمی ہے تو ایک سال سے جس نے یہ guarantee کیا ہے جس پی پی حلقہ سے کیا ہے تو ہم نے اسے فنڈ جاری کئے ہیں۔ اگر کوئی شکایت ہے تو اسے انشاءاللہ تعالیٰ ختم کیا جائے گا۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! جی، شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد کا ہے۔ سوال نمبر بولئے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر 8778 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور میں 16-2015 میں پراپرٹی ٹیکس کی وصولی سے متعلقہ تفصیلات

*8778: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر آبکاری و محصولات اور انسداد منشیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع لاہور میں 16-2015 میں پراپرٹی ٹیکس وصولی کا ہدف کتنا رکھا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہدف میں سے آدھا بھی وصول نہ ہوا تھا؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو مقررہ ٹارگٹ حاصل نہ کرنے والے ذمہ داران کے خلاف محکمہ کی طرف سے کیا کارروائی عمل میں لائی گئی، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر آبکاری و محصولات اور انسداد منشیات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) لاہور میں 16-2015 میں پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کا ہدف 3700 ملین رکھا گیا تھا۔

(ب) یہ درست نہ ہے ریجن اے لاہور میں سال 16-2015 میں 3419 ملین وصول کیا گیا تھا جو کہ ہدف کا 92 فیصد بنتا ہے

(ج) جز (ب) کا جواب اثبات میں نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میں نے ان سے کہا تھا کہ میری اطلاع کے مطابق ہدف میں سے آدھا بھی موصول نہیں ہوا اس سوال کے جواب میں مجھے بتایا گیا ہے کہ 3419 ملین وصول کیا گیا ہے جو کہ 92 فیصد بنتا ہے۔ اسمبلی کے فلور پر اس سے پہلے بھی کئی دفعہ سوالات کے جوابات حقیقت کے برعکس ہوتے ہیں اب یہ simple سا ایک figure دے دیا ہے اس کے ساتھ کوئی supporting document نہیں دیا گیا ہم کیسے مان لیں کہ اگر یہ لکھا ہے 3419 ہے اس کی support میں کوئی document تو ہونا چاہئے تھا یہ ایک simple سا figure دے کر answer نہیں ہے کیونکہ میری اطلاع کے مطابق یہ ہدف اتنا نہیں ہے جتنا یہ بتا رہے ہیں۔

وزیر آبکاری و محصولات اور انسداد منشیات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ 3.419 billion tax collection ہوئی۔ یہ ملین لکھا ہے میں 3.419 کہہ رہا ہوں۔ اگر میں 3419 کہوں گا تو ملین ہو گا میں 3.4 بلین کہہ رہا ہوں۔ ہمارا ٹارگٹ 3.7 ملین تھا۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی مجھے بھی سمجھ نہیں آئی بلین یا ملین؟

وزیر آبکاری و محصولات اور انسداد منشیات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! 3.7- ارب کا ٹارگٹ تھا اُس میں سے ہم نے 3.4- ارب روپے کا پراپرٹی ٹیکس لاہور میں collect کیا ہے جو کہ تقریباً 92 فیصد بنتا ہے۔ یہ ہمارے لئے مقدم فلور ہے اسمبلی کے فلور پر ہم کیسے غلط figures دے سکتے ہیں یہ figures ایک جگہ نہیں ہوتی یہ فنانس ڈیپارٹمنٹ کے پاس جاتا ہے ظاہر ہے ٹریژری میں یہ پیسے جمع ہوتے ہیں یہ ایک ٹیکس collection ہو رہی ہوتی ہے اگر پھر بھی محترمہ چاہتی ہیں کہ ان کو گورنمنٹ کی طرف سے supporting document attested چاہئے اور اگر محترمہ سمجھتی ہیں کہ اسمبلی کے فلور پر جو جوابات دیئے جاتے ہیں وہ authentic نہیں ہیں تو یہ اسمبلی کی ایک طرح سے تذلیل ہے یہاں پر جو ہم جواب دیتے ہیں ان کے خیال میں ہم وہ جواب صحیح نہیں دے رہے۔ ہم پھر ان کو اس کا ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے authentic document بھجوا دیتے ہیں یہ جو ٹیکس ہم collect کرتے ہیں اُسی سے آپ کی budgeting ہوتی ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! یہ پریکٹس رہی ہے on the floor of the House کئی دفعہ یہ چیز سامنے آئی ہے کہ غلط جواب یہاں پر prove بھی ہو جاتے تھے کہ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے غلط جواب آئے ہیں اس لئے پچھلی مثالوں کو سامنے رکھتے ہوئے میں نے یہ سوال کیا تھا بہر حال اگر supporting document مل جائے گا تو بہتر ہو جائے گا اور میرا دوسرا سوال تھا کہ لاہور میں جو بڑے گھروں کے اوپر ایک ٹیکس لگایا گیا تھا بعد میں اُس کے اوپر سٹے آرڈر لیا گیا تھا کہ وہ بڑے گھروں سے وصولی نہیں کی جا رہی تھی منسٹر صاحب! مجھے اُس کا سٹیٹس بتا دیں۔

وزیر آبکاری و محصولات اور انسداد منشیات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ fresh question بنتا ہے مگر میں پھر بھی بتا دیتا ہوں اُس پر سٹے ضرور تھا وہ پچھلے دو سال سے سٹے چلتا رہا پھر اُس کے بعد ہائی کورٹ نے سٹے vacate کر دیا تھا اور ابھی بھی ہم جس طرح بجٹ میں announce کیا گیا تھا luxury tax on houses ہے اُس کی collection کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 8827 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس کو وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے اگلا سوال محترمہ شُنیلا رُوت کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! سوال نمبر 9026 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور میں شیلٹر ہومز اور ان کے ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*9026: **محترمہ شُنیلا رُوت:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں کتنے شیلٹر ہومز ہیں اور ان میں کل ملازمین کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) ان شیلٹر ہومز میں رہائش پذیر مرد، خواتین اور بچوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ج) شیلٹر ہومز میں کون کون سی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں؟

(د) مالی سال 17-2016 کے دوران کتنا فنڈ مختص کیا گیا اور کتنے اخراجات ہوئے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):

(الف) ضلع لاہور میں سوشل ویلفیئر کے تحت ایک شیلٹر ہوم کام کر رہا ہے اور اس میں sanctioned ملازمین کی تعداد 15 ہے اور موجودہ ملازمین کی تعداد 13 ہے۔

(ب) ان شیلٹر ہومز میں صرف خواتین اور ان کے بچوں کو رہائش دی جاتی ہے اور اس وقت 65 خواتین اور 18 بچے رہائش پذیر ہیں۔

(ج) شیلٹر ہومز میں مفت رہائش، کھانا پینا، ووکیشنل ٹریننگ، مذہبی تعلیم، تعلیم بالغاں، بچوں کی تعلیم اور تفریحی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔

(د) مالی سال 17-2016 کے دوران شیلٹر ہوم لاہور کو کل۔/92,88564 کا بجٹ مختص کیا گیا جس میں سے۔/86,86,667 خرچ کیا گیا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! جز (الف) ضلع لاہور میں کتنے شیلٹر ہومز ہیں اور اُن میں کل ملازمین کی تعداد کتنی ہے؟ میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ کیا لاہور میں صرف ایک ہی شیلٹر ہوم ہے اور اُس کا معیار کیا ہے؟ کس معیار کے تحت آپ ان خواتین کو ان شیلٹر ہومز میں رکھتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! ضلع لاہور میں ایک ہی شیلٹر ہوم کام کر رہا ہے اور اس کے علاوہ جو مختلف این جی اوز ہیں اُنہوں نے بھی شیلٹر ہومز بنائے ہوئے ہیں اور جہاں تک معیار کا تعلق ہے جن خواتین کے کورٹ میں کیسز ہوتے ہیں وہ اُدھر شفٹ ہوتی ہیں اور اس کے علاوہ خواتین کا کسی بھی معاملے میں clash ہوتا ہے وہ خواتین اور unmarried women کو بھی اُن شیلٹر ہومز میں رکھا جاتا ہے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں دوسرا سوال یہ پوچھنا چاہتی ہوں۔ جو عورتیں ان شیلٹر ہومز میں قیام پذیر ہیں کیا وہ مخصوص مدت کے لئے وہاں پر رکھی جاتی ہیں یا unlimited time period کے لئے وہاں پر رہائش پذیر ہوتی ہیں؟

جناب سپیکر: Case to Case دیکھا جاتا ہوگا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! ان شیلٹر ہومز میں خواتین کو lawyer کی بھی سروسز دی جاتی ہیں اور جب خواتین کا معاملہ settle ہو جاتا ہے تو اُن کو گھر بھیج دیا جاتا ہے اس میں ٹائم فریم نہیں ہوتا کہ وہ آٹھ دن رہ سکتی ہیں دو مہینے رہ سکتی ہیں جتنی دیر اُن کی آپس میں settlement نہیں ہوتی اُس وقت تک وہ خواتین وہاں پر قیام کر سکتی ہیں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ یہ شیلٹر ہومز اور دارالامان میں مختلف facilities ہیں یا یہ ایک ہی چیز ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! یہ ایک ہی چیز ہیں ان میں کچھ مختلف نہیں ہے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! دارالامان میں جو بچیوں اور خواتین کو بھیجا جاتا ہے وہ عدالت ہی بھیجتی ہے دوسری بات یہ ہے کہ عدالت فیصلہ کرتی ہے وہ مخصوص مدت کے لئے ہوتا ہے اور میری اطلاع کے مطابق ہم نے جو دارالامان وزٹ کئے ہیں اُن میں تو ایک ایک کمرے میں پانچ پانچ، چھ چھ عورتیں ہوتی ہیں۔ آپ یہاں پر فرمارہے ہیں کہ 65 خواتین ہیں، 18 بچے ہیں ان کے لئے جو بجٹ مختص کیا گیا ہے وہ 92,88564/ روپے یہ صرف 65 عورتوں کے لئے آپ نے اتنا بجٹ رکھا۔ یہ لاہور شہر اتنا بڑا ہے آئے دن یہاں پر اس قسم کے واقعات بھی ہوتے رہتے ہیں جہاں پر خواتین کے ساتھ ظلم وزیادتی کے کیسز رونما ہوتے ہیں تو مجھے بڑی تشویش ہو رہی ہے کہ یہ آپ کا شیلٹر ہوم ایک کیوں ہے اور دوسری بات یہ کہ دارالامان میں تو حالات بہت مختلف ہیں وہاں پر عورتوں کو بہت پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے میں اس جواب سے بالکل بھی مطمئن نہیں ہوں جو آپ جواب دے رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ ان کے لئے بجٹ کتنا ہے تو جس طرح بھی کوئی موقع آتا ہے جیسے عید کا دن ہوتا ہے، 14- اگست کا دن ہوتا ہے یا کوئی دوسرے تہوار تو ہم بھی visit کرتے ہیں۔ بہت سی این جی اوز تمام علاقوں میں ہوتی ہیں جو اُن کو سپورٹ کرتی ہیں، اُن کو گفٹ دیئے جاتے ہیں، اُن کو ڈریسز دیئے جاتے ہیں اور بچوں کے لئے سپیشل انتظام ہے جیسے فیصل آباد میں ایک مکتب پاک سکول کا arrange بھی

ہے وہاں پر اُن کو ایجوکیشن بھی دی جاتی ہے اور اس طرح جو supported NGOs ہوتی ہیں وہ بھی ان کی help کرتی ہیں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! اصل سوال یہ ہے کہ حکومت کیا کر رہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! حکومت یہ کر رہی ہے کہ اُن کو کھانے پینے کی تمام سہولیات میسر کی جاتی ہیں اور جو بھی اُن کو facilities چاہیئے وہ مہیا کی جاتی ہیں۔ اگر محترمہ کو کسی جگہ کوئی complain ہے تو آپ بتائیں انشاءاللہ اُس کا بھی arrange کیا جائے گا۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کریں اور اس کے اوپر بات چیت کریں یہ بہت important چیز ہے جب تک عدالتیں فیصلہ نہیں کرتی وہ بچیاں وہاں پر ہی رہتی ہیں میرے خیال میں اس کی facilities کو بڑھانے کی ضرورت ہے میری درخواست ہے اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! اس دفعہ لاہور کے بجٹ کو بڑھا دیا گیا ہے اب 3 ملین بجٹ کو کر دیا گیا ہے اور اگر ہماری معزز ممبر کو کوئی complain ہے وہ سامنے لائیں اُس کو ہم انشاءاللہ observe کریں گے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! مجھے آپ کے توسط سے یہ پوچھنا ہے یہ جو شیلٹر ہومز اور دارالامان بنائے ہیں اس میں کیا صرف وہی خواتین کو رکھا جاتا ہے جو کورٹ کیسز میں ہوتی ہیں یا اور بھی ذرائع سے جو خواتین مشکل میں ہوتی ہیں، غریب ہوتی ہیں اُن کا کوئی والی وارث نہیں ہوتا اُن کو بھی ٹھہرانے کا بندوبست ہوتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! یہ ضروری نہیں کہ جن خواتین کے کیسز کورٹ میں ہیں وہ ادھر آئیں اس کے علاوہ اگر پنچائتی طور پر کہا

جاتا ہے کہ ان کو شیلٹر دیا جائے بعض اوقات یہ بھی ہوتا ہے کہ ایک تھانہ میں ایک ایف آئی آر درج ہو گئی اور معززین علاقہ کہتے تو اُن عورتوں کو بھی وہاں پر رکھا جا سکتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! لاہور کے اندر بتدریج یہ کلچر پروان چڑھ رہا ہے کہ ہم لاہور میں سفر کرتے ہیں specially اب پوش علاقوں میں تو تقریباً ہر چوک میں یہ کیفیت ہے کہ جیسے ہی گاڑی اشارے کے پاس رُکتی ہے تو میک اپ کی ہوئی خواتین گاڑیوں کے شیشے نوک کر رہی ہوتی ہیں اس نظام کو چیک کرنے والا کوئی نہیں ہے کیا ان خواتین کے لئے بھی انہوں کوئی سسٹم بنایا ہے تاکہ اُن کو باروزگار کر کے کسی طرف لگایا جائے اور یہ ایک سلسلہ فحاشی عریانی کا لاہور میں شروع ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! اٹھارہویں ترمیم سے پہلے یہ ذمہ داری سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کی تھی اور وہ اس کو deal کرتا تھا لیکن بعد میں یہ محکمہ ہوم ڈیپارٹمنٹ کے پاس چلا گیا اب وہی اس کا بہتر بتا سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ شکریہ

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں یہ request کرنا چاہوں گی کہ یہ بہت اہم issue ہے جو خواتین سے متعلقہ ہے اور خواتین کے ساتھ ظلم و زیادتی ہوتی رہتی ہیں۔ یہاں متضاد رائے آ رہی ہے آپ مہربانی فرما کر اس کو سپیشل کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ ایسے نہیں ہوتا، میں کیوں کمیٹی کے سپرد کروں؟ آپ کے جوابات انہوں نے دے دیئے ہیں اب آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔

چودھری محمد اشرف: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب سپیکر: سوال نمبر بولیں۔

چودھری محمد اشرف: جناب سپیکر! سوال نمبر 8868 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے میاں طارق محمود کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات میں محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے ملازمین اور ٹیکس سے متعلقہ تفصیلات

*8868: **میاں طارق محمود:** کیا وزیر آبکاری و محصولات اور انسداد منشیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع گجرات محکمہ ایکسائز و ٹیکسیشن میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور وہ کس کس شعبہ میں کام کر رہے ہیں؟

(ب) ضلع گجرات سے سال 15-2014، 16-2015 اور 17-2016 کے دوران کتنی رقم کس کس ٹیکس کی مد میں وصول ہوئی، تفصیل ٹیکس مدوار بتائیں؟

(ج) اس ضلع کے کن کن شہروں / قصبہ جات سے محکمہ پراپرٹی ٹیکس وصول کر رہا ہے ان کے نام بتائیں؟

(د) یہ پراپرٹی ٹیکس کس شرح سے وصول کیا جاتا ہے کیا یہ پراپرٹی ٹیکس رقبہ پر یا بلڈنگ پر وصول کیا جاتا ہے؟

(ہ) اس وقت کتنا پراپرٹی ٹیکس وصول کرنا باقی ہے؟

(و) اس ضلع میں تعینات ملازمین کو کون کون سی سہولیات حکومت کی طرف سے مہیا کردہ ہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات اور انسداد منشیات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ایکسائز، ٹیکسیشن اینڈ نارکوٹکس کنٹرول آفس گجرات میں تعینات ملازمین کے نام عہدہ، گریڈ اور جس شعبہ میں کام کر رہے ہیں کی تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع گجرات سے سال 15-2014، 16-2015 اور 17-2016 کے دوران جن مدوں میں وصولی ہوئی ہے، تفصیل درج ذیل ہے:

	سال 15-2014	سال 16-2015	سال 17-2016 ماہ مارچ تک
پراپرٹی ٹیکس	-/173,481,370	-/209,911,566	-/199,976,635
موٹرز	-/151,788,457	-/162,532,861	-/143,182,338
ایکسائز	-/4,275,661	-/3,525,975	-/2,529,501
انٹرٹیمنٹ ڈیوٹی	-/52,310	-/47,365	-/86,620

پروفیشنل ٹیکس	6,892,286/-	7,466,267/-	5,870,597/-
ہوٹل ٹیکس	42,657/-	-----	-----
لگژری ہاؤس ٹیکس	750,000/-	900,000/-	250,000/-
میزان	337,282,741/-	384,384,034/-	351,895,691/-

(ج) ضلع گجرات کے جن علاقوں سے پراپرٹی ٹیکس وصول کیا جارہا ہے ان کے نام درج ذیل ہیں:

گجرات شہر	لالہ موسیٰ	کھاریاں	سرائے عالمگیر
جلالپور جٹاں	ٹانڈہ	کڑیانوالہ	کنجاہ
منگوال	شادیوال		

(د) پراپرٹی ٹیکس سالانہ تشخیص کا پانچ فیصد کی شرح سے وصول کیا جاتا ہے۔ یہ درست ہے کہ پراپرٹی ٹیکس زمینی رقبہ اور تعمیر شدہ رقبہ کے علاوہ جائیداد مذکورہ کے استعمال کی بنیاد پر علاقہ وار ویلیوایشن ٹیبل کے حساب سے وصول کیا جاتا ہے۔

(ہ) اس وقت 46,258,480 پراپرٹی ٹیکس وصول کرنا باقی ہے۔

(و) حکومت کی طرف سے انسپکٹروں اور کانسٹیبلان کو ملکیتی بنیادوں پر آسان اقساط پر موٹر سائیکل کی سہولت مہیا ہے۔ اس کے علاوہ انسپکٹروں کو 25 لیٹر پٹرول ماہانہ اور کانسٹیبلان کو 20 لیٹر پٹرول ماہانہ دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری محمد اشرف: جناب سپیکر! جز (ج) میں لکھا ہوا ہے کہ ضلع گجرات کے جن علاقوں سے پراپرٹی ٹیکس وصول کیا جارہا ہے ان کے نام درج ذیل ہیں۔ گجرات شہر، لالہ موسیٰ، کھاریاں، سرائے عالمگیر، جلالپور جٹاں، ٹانڈہ، کڑیانوالہ کنجاہ اور منگوال۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا "دیوناں منڈی" بھی اس میں شامل ہے؟ یہاں لکھا تو نہیں ہے لیکن وہاں سے ٹیکس وصول کیا جارہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبکاری و محصولات اور انسداد منشیات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اس میں دیوناں منڈی شامل نہیں ہے جو وہاں کے بڑے شہر اور قصبے ہیں ان کے نام لئے گئے ہیں۔

چودھری محمد اشرف: جناب سپیکر! پھر وہاں سے ٹیکس وصول نہیں کرنا چاہئے۔

وزیر آبکاری و محصولات اور انسداد منشیات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جو ایریا شامل نہیں ہے وہاں ہمارا ٹیکس کا نوٹس بھی نہیں جاتا۔ اگر ان کا اس طرح کا کوئی مسئلہ ہے تو یہ مجھے بتائیں بلکہ اجلاس کے فوری بعد بتائیں۔ اگر وہاں کسی کو ٹیکس کا نوٹس گیا ہے تو ہم بالکل اس کو دیکھیں گے۔

جناب سپیکر: کیا وہ آپ کے حلقے میں آتا ہے؟

چودھری محمد اشرف: جناب سپیکر! یہ میرے حلقے میں آتا ہے۔

وزیر آبکاری و محصولات اور انسداد منشیات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں ابھی ان کے ساتھ اس matter کو take up کر لیتا ہوں شاید ان کو بتانے یا میرے سمجھنے میں کوئی غلطی ہو رہی ہو۔ اگر ٹیکس وصول ہو رہا ہے تو پھر ان کے ساتھ بیٹھ کر اس کو ابھی دیکھ لیتے ہیں کیونکہ میرا سارا سٹاف یہاں ہی موجود ہے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8936 الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اگر وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو اس سوال کو take up کر لیں گے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9218 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9073 ڈاکٹر صلاح الدین خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگلا سوال نمبر 9074 بھی ڈاکٹر صلاح الدین خان کا ہے ان کے دونوں سوالوں کو pending کیا جاتا ہے اگر وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو take up کر لیا جائے گا۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ انور کا ہے۔ محترمہ! سوال نمبر بولیں اور لڑنا نہیں ہے آرام سے بات کرنی ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 9367 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع جہلم میں سماجی بہبود کے دفاتر کی تعداد اور اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*9367: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جہلم میں محکمہ سماجی بہبود کے کتنے دفاتر ہیں؟

(ب) ان دفاتر کے سال 17-2016 کے اخراجات کی تفصیل بتائی جائے؟

(ج) اس ضلع میں محکمہ کے سکول / سکل ڈویلپمنٹ کے کتنے ادارے ہیں اور ان میں کون کون سے ہنر کی تعلیم دی جا رہی ہے؟

(د) اس ضلع میں کتنی این جی اوز رجسٹرڈ ہیں اور کس کس این جی اوز کے خلاف محکمہ میں کیسز چل رہے ہیں؟

(ہ) اس ضلع میں محکمہ عوامی فلاح کے کون کون سے مزید ادارے کھولنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):

(الف) ضلع جہلم میں سماجی بہبود کے کل دفاتر کی تعداد 9 ہے جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع جہلم میں سماجی بہبود کے تمام دفاتر کا کل خرچہ -/1,02,22,916 ہے جس کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع میں محکمہ کے زیر انتظام ایک صنعت زار کام کر رہا ہے جس میں سلائی کڑھائی، بیوٹیشن، کمپیوٹر ٹریننگ، گلاس ورک، جیولری میکنگ وغیرہ کی تعلیم دی جاتی ہے۔

(د) ضلع جہلم میں رجسٹرڈ این جی اوز کی کل تعداد 104 ہے اور محکمہ میں کسی بھی این جی او کے خلاف کوئی کیس نہیں چل رہا ہے۔

(ہ) فی الحال ایسا کوئی ادارہ نہ ہے تاہم آئندہ سالوں میں مزید ادارے قائم کئے جا سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں نے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ محکمہ سماجی بہبود کے کتنے دفاتر ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ 9 ہیں پھر میں نے جز (ب) میں ان کے اخراجات کی تفصیل مانگی تھی۔ میں سب سے پہلے یہ کہنا چاہوں گی کہ مجھے یہ تفصیل دی گئی ہے اس کے مطابق گورنمنٹ کی طرف سے جو پیسے release کئے گئے اور جو اخراجات ہوئے ہیں ان میں فرق ہے۔ اخراجات کم ہیں اور release کئے گئے پیسے زیادہ ہیں۔ سب سے پہلے تو میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ یہاں پر جتنے بھی آفس ہیں کیا ان کے پاس کرنے کو کوئی کام نہیں ہے؟ اگر پیسا مل ہی رہا ہے تو وہ کیوں spend نہیں ہو رہا ہے، اس کا مطلب تو یہ ہے

کہ کام نہیں ہو رہا ہے؟ عام طور پر یہ ہوتا ہے کہ جب کام زیادہ ہوتا ہے تو expenditure بھی زیادہ ہوتے ہیں لیکن یہاں ایسا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! جہاں تک یہ کہا گیا کہ expenditure کم ہیں اور پیسا زیادہ release ہوا ہے۔ میں یہ کہوں گا کہ محکمہ کے پاس اگر کوئی بھی applicant آ کر کہتا ہے کہ مجھے مدد چاہئے تو اس کی مدد کی جاتی ہے اور اگر کوئی یہ شکایت کرتا ہے کہ اسے favour نہیں کیا گیا تو اس کو دیکھا جاتا ہے لیکن اگر کوئی آئے گا ہی نہیں، کہے گا ہی نہیں کہ مجھے facilitate نہیں کیا گیا تو محکمے کا یہ کام تو نہیں ہے کہ وہ ہر دروازے کو knock کر کے کہے کہ آپ آئیں اور ہم سے help لیں۔ اگر انہیں کوئی complaint ہے تو بتائیں، اگر محکمے نے shelterhome میں کسی کو facilities نہیں دیں تو یہ بتائیں۔ ہم عوامی نمائندوں کا کام ہے کہ ہم لوگوں کو aware کریں کہ گورنمنٹ آپ کو یہ یہ facilities دے رہی ہے آپ انہیں avail کریں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! انہوں نے خود مان لیا ہے کہ awareness دینا گورنمنٹ کا کام ہے۔ ایسی بات نہیں ہے کہ لوگوں کو awareness نہیں ہے بلکہ سب کو پتا ہے کہ یہ ادارے انہی needy لوگوں کے لئے ہیں۔ ہر جگہ یہی complaints ہیں کہ اگر محکمے کے پاس لوگ جاتے ہیں تو ان کو facilitate نہیں کیا جاتا اسی لئے میں نے یہ سوال کیا تھا کہ اگر حکومت کے پاس پیسا بھی ہے تو ایسی کیا بات ہے کہ expenditures کم ہیں؟ چلیں، مان لیتے ہیں کہ awareness کا نہ ہونا بھی ایک وجہ ہے لیکن اس کے علاوہ بھی بہت ساری ایسی reasons ہیں جن پر اگر میں debate کرنا چاہوں تو بہت ہو سکتی ہے۔ یہ تو حکومت کا کام ہے اور انہیں اس بات کو تھوڑا serious لینا چاہئے۔ اب اس سے آگے میں ان کو کیا کہوں؟ انہوں نے جز (ج) میں جواب دیا ہے کہ ضلع میں محکمہ کے زیر انتظام ایک صنعت زار کام کر رہا ہے۔ اتنا بڑا ضلع جس کی چار تحصیلیں ہیں اس میں صرف ایک صنعت زار کام کر رہا ہے جس میں سلائی، کڑھائی، بیوٹیشن، کمپیوٹر ٹریننگ، گلاس ورک جیولری میکنگ وغیرہ کی تعلیم دی جاتی ہے۔ کیا ہمارے شہر کے لئے ایک ادارہ کافی ہے؟ یہ ادارہ میرے گھر کے سامنے ہے اور میں اپنے بھائی کو بتانا

چاہوں گی کہ اس ادارے کی حالت بہت ابتر ہے۔ یعنی میرے شہر میں صرف ایک ادارہ اور اس کی جو حالت ہے وہ بھی مجھے پتا ہے۔ یہ مجھے اس بات کا جواب دیں کہ صرف ایک ہی ادارہ کیوں ہے؟

جناب سپیکر: آپ سے ایک ہی ٹھیک نہیں ہو رہا ہے تو دوسرے کو کیا کریں گے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! اتنے بڑے شہر میں کیا ایک ادارہ کافی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! یہ انہوں نے خود ہی تسلیم کیا ہے کہ ایک ادارہ مزید بھی ہونا چاہئے جبکہ ایک ادارہ ان کے گھر کے بالکل سامنے ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ذمہ داری ہم لوگوں کی بنتی ہے کہ ہم ان کو establish کریں، ان کو بہتر بنائیں۔ جس طرح میری بہن نے کہا ہے کہ میرے ضلع میں صرف ایک ہی ادارہ کام کر رہا ہے تو میں اپنی بہن کو کہوں گا کہ اس ادارے کے علاوہ این جی اوز بھی ہیں جو ہر علاقے اور گاؤں میں ہیں وہ دستکاری سکول چلا رہی ہیں۔ مجھے افسوس اس بات کا ہو رہا ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ میرے گھر کے سامنے صنعت زار ہے۔ اگر ہم لوگ یہ ذمہ داری بھی نہیں ادا کر سکتے کہ اس کو بہتر بنائیں اور اس کو چیک کریں جیسا کہ فیصل آباد میں ہے۔ وہاں جس نے بھی ڈیمانڈ کی کہ ہمیں "سب صنعت زار" قرار دیا جائے تو ہم نے اس کو بلاشبہ "سب صنعت زار" قرار دیا ہے۔ اگر یہ مزید اور بنوانا چاہتے ہیں تو یہ بتائیں۔ پہلے تو یہ اس کو بہتر کریں جو ان کے گھر کے سامنے ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: نہیں، وہ بھی اپنی ذمہ داری پوری کریں گے، یہ آپ نے کرنا ہے وہ تو اپنی ذمہ داری پوری کر رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! اگر وہاں پر فلاں فلاں negligence ہیں تو انشاءاللہ ان کو clear کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کسی کی ڈیوٹی لگائیں، ان سے مل کر وہاں جو خامیاں ہیں ان کو دور کیا جائے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! یہ non serious attitude ہے آپ یہاں سے اندازہ کریں کہ اگر ہمارے پاس اختیارات ہوتے تو یہ ضرور کہہ سکتے تھے کہ آپ جائیں اور وہاں جا کر سیدھا کریں۔ ہماری تو شکل دیکھتے ہی گورنمنٹ کے لوگ بدل جاتے ہیں، پتا نہیں کہ یہ کہاں سے خدائی اوتار آ گئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ایسی بات نہیں ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! ایسے ہی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ایسے نہ کہا کریں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! انہوں نے جواب دیا ہے ان سے پوچھا جائے۔

جناب سپیکر: پھر اسی بات پر آ گئے ہیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں نے جو جواب مانگا ہے وہ جواب دیں ناں، میری ذمہ داری تو یہ تب مجھے یاد کروائیں کہ اگر میرے پاس کوئی اختیار ہو۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے، میں نے کہہ دیا ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! اگر میرے پاس اختیار ہو گا تو میں کیوں نہیں کروں گی۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں! ٹھیک ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! یہ اپنی غلطیوں پر پردہ ڈالنے کے لئے ہمارے اوپر تو نہ تھوپیں کہ ہم لوگ جا کر ٹھیک کریں۔ ہمارا کام اسے ٹھیک کرنا نہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! یہ فلاحی ادارے ہیں اس میں اختیارات کا نہیں اخلاق اور پیار کا عنصر ہونا چاہئے۔ یہ فلاحی ادارے ہیں اور اس میں ہر بندہ contribute کرے گا۔ یہ نہیں کہ فلاح کا کام ہے اور کوئی شہری کہے کہ میں نہیں کر سکتا۔

جناب آصف محمود: پارلیمانی سیکرٹری صاحب پھر گھر چلے جائیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ کسی کو بات کرنے دیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! وہ صحیح کہہ رہے ہیں۔ اگر عام پبلک نے یہ کام کرنا ہے تو پھر ادارے کسی کی ذمہ داری نہیں اور پھر کسی آفس کی بھی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ اچھے کام میں سب کو حصہ ڈالنا چاہئے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! آگے انہوں نے کہا کہ این جی اوز وہاں پر کام کر رہی ہیں۔ میں نے ان سے جز (د) میں پوچھا بھی ہے کہ کتنی این جی اوز رجسٹرڈ ہیں تو کہا گیا ہے کہ وہاں پر 104 این جی اوز رجسٹرڈ ہیں۔ جہاں پر ایک صنعت زار اور 104 این جی اوز ہیں تو کیا ہمارا ملک این جی اوز پر dependent ہے؟ آپ جس ادارے میں جائیں وہاں پر آپ کو یہی جواب ملے گا، مجھے ابھی تک سمجھ نہیں آئی، این جی اوز پر تو کتنی انگلیاں اٹھائی جا چکی ہیں اور سب کو پتا ہے کہ این جی اوز کس طرح کام کرتی ہیں۔ کچھ این جی اوز ہیں جو واقعی ہمارے ملک کے مفاد کو مدنظر رکھ کر کام کر رہی ہیں۔ کیا ہم اپنا پورا بوجھ این جی اوز پر ڈالیں گے اور ہم بڑے فخر سے کہیں گے کہ 104 این جی اوز جہلم میں کام کر رہی ہیں اور انہوں نے وہاں پر سکولز کھولے ہوئے ہیں۔ مجھے تو یہ سمجھ نہیں آ رہی ہے، یہ کس طرح کا کام ہے؟ یہ حکومت کی ذمہ داری ہے این جی اوز کی نہیں ہے تو میرے بھائی جواب دے دیں کہ جہاں پر 104 این جی اوز جہلم میں کام کر رہی ہیں لیکن میں نے کسی این جی او کو وہاں گراؤنڈ پر اس طرح کام کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔ اگر 104 این جی اوز ہیں، ایک دفتر وہاں پر بنایا ہوا ہے اور وہ بھی لڑکیوں۔۔۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اس میں مزید بہتری لائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! On her behalf.

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولئے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 9315 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ملتان میں محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے دفاتر آمدن اور ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*9315: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر آبکاری و محصولات اور انسداد منشیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ملتان میں محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے کتنے دفاتر ہیں ان میں کتنے ملازمین تعینات ہیں؟

(ب) اس ضلع کی سال 17-2016 کی مدوار آمدن کتنی ہوئی ہے؟

(ج) اس ضلع میں موٹر رجسٹریشن برانچ اور پراپرٹی ٹیکس کے دفاتر میں کتنے آفیسرز اور ملازمین تعینات ہیں؟

(د) اس ضلع میں کس کس ہوٹل سے کس کس مد میں ٹیکس وصول کیا جاتا ہے؟

(ہ) اس ضلع میں شراب کس کس ہوٹل کو دی جاتی ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات اور انسداد منشیات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع ملتان میں ایکسائز، ٹیکسیشن اینڈ نارکوٹکس کنٹرول کے کل پانچ دفاتر ہیں اور ان میں 198 ملازمین تعینات ہیں۔

(ب) ضلع ملتان میں سال 17-2016 کی مدوار آمدن درج ذیل ہے:

1. پراپرٹی ٹیکس	386,266,096
2. موٹر ٹیکس	612,527,466
3. ایکسائز ڈیوٹی	87,735,411
4. پروفیشنل ٹیکس	25,704,383
5. کاٹن فیس	12,056,845
6. تفریحی ٹیکس	3,955,691
7. لگژری ہاؤس ٹیکس	223,675
میزان:	1,128,469,567

(ج) ضلع ملتان میں موٹر رجسٹریشن برانچ اور پراپرٹی ٹیکس میں تین آفیسرز اور 195 ملازمین تعینات ہیں۔

(د) ضلع ملتان میں کل دس ہوٹلوں (رمادا، سند باد، شیر ان، ریگس ہوٹل، ہوٹل ون، گریس ہوٹل، منگول ہوٹل، شالامار، رائل پام اور ریجنٹ ان) سے پراپرٹی ٹیکس اور پروفیشنل ٹیکس وصول کیا جاتا ہے جبکہ رمادا ہوٹل سے vend fee بھی وصول کی جاتی ہے۔

(ہ) ضلع ملتان میں صرف رمادا ہوٹل کو شراب دی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال کے جز (ہ) میں پوچھا ہے کہ اس ضلع میں شراب کس کس ہوٹل کو دی جاتی ہے تو انہوں نے جواب دیا ہے کہ ضلع ملتان میں رمادا ہوٹل کو شراب دی جاتی ہے۔ آپ کو یاد ہوگا کہ last year میں میرا اس طرح کا سوال تھا جس میں، میں نے یہ سوال کیا تھا کہ یہ شراب کن کن ہوٹلوں کو allow کی جاتی ہے، کس کے لئے کی جاتی ہے اور اس سے کتنی آمدنی حاصل ہوئی ہے؟ تو وزیر موصوف اس معاملے پر پہلے سر جھکا کر بیٹھے رہے تھے لیکن جب میں نے اس کو مزید probe کیا اور میں نے کہا کہ مسلمانوں کے لئے شراب حرام ہے پھر انہوں نے یہ کہا کہ یہ تو مسیحی اور عیسائی پیتے ہیں۔ محترمہ شُنیلا رُوت یہاں پر تشریف فرما ہیں تو انہوں نے پھر کھڑے ہو کر کافی اس پر بات کی کہ مسیحوں کے لئے شراب حرام ہے۔ اب آبکاری و محصولات کے وزیر موصوف بیٹھے ہیں تو اس دن اس پر کافی debate ہوئی پھر رانا ثناءاللہ خان ان کی مدد کے لئے آ گئے اور کہا کہ اس پر تو وفاقی حکومت نے پابندی لگائی ہے، یعنی شراب کے پیسے لے کر پنجاب کے پورے خزانے کو گندا کر دیتے ہیں اور شراب کی آمدنی اس میں ڈال کر کہیں گے کہ وفاقی حکومت کرے گی۔ جب میں نے stress کیا تھا تو انہوں نے کہا تھا کہ ہم وفاقی حکومت سے رابطہ کریں گے۔

جناب سپیکر! آج اتفاق سے یہ سوال آ گیا ہے تو میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا انہوں نے وفاقی حکومت کو لکھا ہے کہ ہوٹلوں کے اندر شراب کے اوپر پابندی لگائی جائے؟ شراب کی فروخت سے جو حرام کی آمدنی اکٹھی ہوتی ہے، کیونکہ شراب پینا حرام ہے تو شراب کی آمدنی بھی حرام ہے۔ اس کو یہ اکٹھا کر کے پورے پنجاب کے خزانے کے اندر ڈال دیتے ہیں اور پورے خزانے کو

پلید کر دیتے ہیں اور انہیں اس کا کوئی احساس نہیں ہوتا۔ یہ قیامت والے دن پتا لگے گا جب اللہ پوچھے گا، تو انہوں نے کہا تھا کہ وفاقی حکومت سے اس سلسلے میں رابطہ کر کے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ بھی جنت میں اکٹھے ہوں گے ایسی بات نہیں ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا وزیر موصوف نے وفاقی حکومت سے رابطہ کیا ہے کہ شراب کی فروخت پر مکمل پابندی لگائی جائے؟

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نہیں، وقفہ سوالات کے دوران پوائنٹ آف آرڈر نہ لیں۔ آپ تشریف رکھیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر!

Point of Explanation?

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! وہ دوسرے منسٹر صاحب سے جواب لے رہے ہیں۔

وزیر آبکاری و محصولات اور انسداد منشیات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ان کا ویسے یہ fresh question بنتا ہے مگر ہر دفعہ ڈاکٹر صاحب اس issue کو لے کر بیٹھ جاتے ہیں اور کہیں اگر یہاں پر ذکر آ ہی گیا ہے جبکہ یہ سوال اس کے related نہیں تھا جو یہ بات کر رہے ہیں۔ اس میں، میں بتا دیتا ہوں کہ ہم تو حد آرڈیننس کے پابند ہیں اس کے مطابق یہ ساری ڈیوٹی لگائی گئی ہے اور ٹیکس لگایا گیا ہے جو گورنمنٹ وصول کرتی ہے۔ یہ ان لوگوں سے وصول کیا جاتا ہے، ان لوگوں کو یہ شراب provide کی جاتی ہے جو لوگ استعمال کرتے ہیں اور جن کو allowed ہے۔ اس کے حوالے سے یہ ٹیکس اکٹھا کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں تھوڑا explain کر دوں کہ یہ ٹیکس صرف پنجاب میں وصول نہیں کیا جاتا بلکہ سارے صوبوں میں یہ ٹیکس وصول ہوتا ہے اور ماشاءاللہ پچھلے tenure میں خیبر پختونخوا میں ان کی حکومت تھی تو کیا انہوں نے خیبر پختونخوا میں اس کا ٹیکس ختم کروا لیا تھا اور اگر یہ ختم کروا لیتے جب ان کی خیبر پختونخوا میں حکومت تھی، یہ ابھی بھی خیبر پختونخوا حکومت میں بیٹھے ہوئے ہیں اور ایکسائز اینڈ

فنانس کا محکمہ بھی جماعت اسلامی کے پاس ہی ہے وہاں ٹیکس ختم کروالیں تاکہ اس کو دیکھ کر دوسرے صوبے بھی اس طرف چلے جائیں گے۔

جناب سپیکر: چلیں! ہم next question کی طرف جاتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ جی! اب آپ اس بات کو چھوڑیں۔ آپ مہربانی کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! بات یہ کہ انہوں نے بات کی ہے کہ ڈاکٹر صاحب ہر وقت یہ لے کر بیٹھ جاتے ہیں تو یہ بتائیں کہ [**************] میں بھی ادھر کھڑا ہوں گا۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ جی، نہیں، ایسے نہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ایک غلط کام پر insist کرنا اور اس کے بعد اس کو justify کرنے کے لئے الٹے سیدھے دلائل دیتے رہنا۔۔۔

وزیر آبکاری و محصولات اور انسداد منشیات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ہم الٹے سیدھے دلائل نہیں دے رہے۔ ہم ایک ٹیکس وصول کرتے ہیں، ایک ٹیکس لگایا ہوا ہے اور ہمارا کام ٹیکس وصول کرنا ہے۔ ہم کوئی مفتی نہیں ہیں کہ جہاں پر بیٹھ کر فتویٰ دیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ ان کو بات کرنے دیں ناں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! مجھے تو بات کرنے دیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ بات کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں گزارش یہ کر رہا ہوں اور میں نے تو simple پوچھا ہے کہ رانا ثناء اللہ خان نے کہا تھا کہ وفاقی حکومت سے رابطہ کریں گے تو کیا انہوں نے وفاقی حکومت سے رابطہ کیا ہے یا نہیں؟ مگر انہوں نے ادھر ادھر کی باتیں شروع کر دی ہیں۔ اس کا simple جواب آنا چاہئے تھا۔۔۔

جناب سپیکر: کچھ الفاظ ہیں جن کو کارروائی کا حصہ نہ بنایا جائے ان کو حذف کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! انہوں نے اس سارے معاملے کو جس طرح non serious لیا ہے تو میں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ نے کچھ نہیں کرنا۔ آپ نے تشریف رکھنی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں ٹوکن بائیکاٹ کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر ڈاکٹر سید وسیم اختر ٹوکن بائیکاٹ کرکے ایوان سے باہر چلے گئے)

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: شاہ جی! آپ نے ٹوکن بائیکاٹ نہیں کرنا۔ شاہ صاحب! آپ واپس تشریف لائیں۔

وزیر آبکاری و محصولات اور انسداد منشیات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! کہنے کو کچھ نہیں ہوتا، مگر یہ اسی طرح ہی کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد ثاقب خورشید! آپ اسے واپس لے کر آئیں۔ اب ہم اگلا سوال لیتے ہیں۔ شاہ جی! آپ واپس ایوان میں تشریف لے آئیں۔

(اس مرحلہ پر ڈاکٹر سید وسیم اختر ٹوکن بائیکاٹ ختم کرکے واپس ایوان میں تشریف لے آئے)

جناب سپیکر: شاہ جی! بہت شکریہ۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ میرے خیال میں مجھے اگلے سوال پر جانے دیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! یہ بڑا important point ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اس بات کو وقفہ سوالات کے بعد کرلیں۔ منسٹر صاحب! ذرا خیال کریں، آپ کی مہربانی۔ اگلا سوال نمبر 9080 جناب محمد وحید گل کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose

of کیا جاتا ہے۔ اگلے دو سوالات نمبر 9270 اور 9271 جناب محمد عارف عباسی کے ہیں ان سوالوں کا جواب نہیں آیا ان دونوں سوالوں کو pending کیا جاتا ہے۔ ان کا جواب آنا چاہئے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میٹرو سے متعلقہ کوئی بھی سوال آتا ہے تو اس کا جواب کیوں نہیں آتا؟

جناب سپیکر: جتنے سوالات آئے ہیں وہ محکمہ سے متعلقہ سوالات تھے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! کیا میٹرو کے حوالے سے جوابات اگلی اسمبلی میں آجائیں گے؟

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ آپ تشریف رکھیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! کیا جواب اگلی اسمبلی میں آئے گا؟

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! جواب تو آنے چاہئیں۔ میں یہی گزارش کر رہا تھا۔

جناب سپیکر: اگلے ہفتے میں اس کا جواب آئے۔ جب میں نے کہہ دیا ہے کہ اس میں جواب آئے گا۔ اگلا سوال نمبر 8351 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8339 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہو گیا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8629 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 8752 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال میں محکمہ ایکسائز کے ملازمین اور دفاتر سے متعلقہ تفصیلات

*8752: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر آبکاری و محصولات اور انسداد منشیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں ایکسائز کا دفتر کب قائم ہوا؟
(ب) اس دفتر میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟
(ج) ضلع ساہیوال سے 15۔2014 اور 16۔2015 کے دوران گاڑیوں کی رجسٹریشن سے کل کتنی آمدن ہوئی اور مذکورہ عرصہ میں کتنی نئی گاڑیوں کی رجسٹریشن کی گئی؟
(د) ضلع ساہیوال محکمہ ایکسائز میں اس وقت کتنی اسامیاں خالی ہیں اور محکمہ کب تک نئی بھرتیاں کرنے کا ارادہ رکھتا ہے مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر آبکاری و محصولات اور انسداد منشیات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) دفتر ایکسائز (آبکاری) 1947۔09۔23 کو ساہیوال میں معرض وجود میں آیا جبکہ 1973 میں ایک الگ محکمہ کے طور پر کام شروع کیا اور موجودہ سرکاری عمارت میں 16۔اپریل 1985 کو شفٹ ہوا۔
(ب) اس دفتر میں کل 38 ملازمین کام کر رہے ہیں۔
(ج) ضلع ساہیوال میں 15۔2014 میں کل 34,977 گاڑیاں رجسٹرڈ ہوئی جس سے 13,04,13,549/-روپے آمدن ہوئی 16۔2015 میں 34,719 گاڑیاں رجسٹرڈ ہوئی جس سے 13,38,25,690/-روپے آمدن ہوئی۔
(د) ضلعی دفتر ساہیوال میں 30۔ اپریل 2017 تک 18 ملازمین کی اسامیاں خالی ہیں محکمہ نئی بھرتیوں کا عمل دسمبر 2017 تک مکمل کرلے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز (ج) میں پوچھا گیا تھا کہ ضلع ساہیوال میں 2014-15 اور 2015-16 کے دوران گاڑیوں کی رجسٹریشن سے کل کتنی آمدن ہوئی اور کتنے عرصہ میں کتنی نئی گاڑیوں کی رجسٹریشن کی گئی؟ جواب میں انہوں نے گاڑیوں کی تعداد بھی بتائی ہے، amount بھی بتائی ہے۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ گاڑی کی رجسٹریشن کا کیا طریق کار ہے اور اس میں گاڑی کی رجسٹریشن کے لئے کیا کیا charges لگائے جاتے ہیں؟

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ موٹر وہیکل ایکٹ کو پڑھیں۔

وزیر آبکاری و محصولات اور انسداد منشیات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ان کو کوئی problem ہے تو ان کی رجسٹریشن کروا دیتے ہیں۔۔۔ (قہقہے)

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ منسٹر صاحب کی مہربانی ہے۔ میں نے رجسٹرڈ نہیں ہونا، الحمدللہ ہم تو پہلے ہی رجسٹرڈ ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ 15-2014 میں انہوں نے بتایا ہے کہ 34977 گاڑیاں رجسٹرڈ کی گئیں۔ اسمبلی میں ایک already سوال کیا گیا ہے کہ 30 گاڑیاں جو بوگس رجسٹرڈ ہوئیں۔

جناب سپیکر! میں وہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس پر انھوں نے 24 سال کا کوئی ٹیکس نہیں لگایا، کچھ نہیں لگایا، ان کا طریق کار کیا ہے، کیا یہ جو لیٹ اندراج کرتے ہیں، جو گاڑی رجسٹرڈ ہونے آتی ہے اس پر جرمانہ عائد کرتے ہیں یا نہیں کرتے، ان 30 گاڑیوں پر تو انھوں نے کوئی جرمانہ نہیں لگایا اور ان کا آیا کوئی آڈٹ ہوتا ہے، ان کا کیا طریق کار ہے؟

جناب سپیکر! میں نے یہ بڑا serious question کیا ہے، وہ ہمارے بھائی ہیں، منسٹر ہیں، وہ جس طرح مرضی ہمیں جواب دے دیں، ہم مان لیں گے، بیٹھ جائیں گے۔ یہ ہے serious، یہ گورنمنٹ آف پنجاب کے خزانے کے ساتھ زیادتی ہے۔

جناب سپیکر: اگر آپ نے سن لیا ہے تو پھر بیٹھ جائیں، آپ نے جواب سن لیا ہے۔

وزیر آبکاری و محصولات اور انسداد منشیات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جن 30 گاڑیوں کا یہ کہہ رہے ہیں اس پر جناب نے ایک سپیشل کمیٹی بھی بنائی ہوئی ہے اور وہ سارا issue ڈیپارٹمنٹ میں بھی ہو رہا ہے اور انٹی کرپشن وغیرہ میں بھی سارا چل رہا ہے۔ میں ان سے یہاں پر جو serious طور پر بات کروں گا وہ یہ ہے کہ محکمہ میں کرپشن کی اور دیگر معاملات کی ضرور کوئی problem ہے اس حوالے سے کوشش یہ کی جارہی ہے کہ اللہ کے فضل سے جو ڈیپارٹمنٹ ہے وہ تمام چھتیس کے چھتیس اضلاع کو موٹر وے کے لئے کمپیوٹرائزڈ کر کے data centralize کر دیا گیا ہے اور نیا سسٹم لے کر آرہے ہیں، ان چیزوں کو ختم کرنے کے لئے گورنمنٹ پوری کوشش کر رہی ہے۔ اسی طرح پراپرٹی

ٹیکس میں بھی ہم نے 26 اضلاع کمپیوٹرائزڈ کر دیئے ہیں اور اس سال پراپرٹی ٹیکس کے بھی چھتیس کے چھتیس اضلاع کمپیوٹرائزڈ ہو جائیں گے تو یہ سارا سسٹم ہم اسی لئے لے کر آرہے ہیں اور محکمہ اس وقت تقریباً 80 فیصد اس کو automation پر اور کمپیوٹرائزڈ سسٹم پر لے آیا ہے اور انشاء اللہ اس سال کے آخر تک ہماری کوشش ہے کہ ہمارا ٹیکسز کا جو تمام نظام ہے وہ 100 فیصدی کمپیوٹرائزڈ ہو جائے تاکہ یہ کرپشن کے اور اس طرح کے جو معاملات ہیں جیسے معزز ممبر نے ابھی کہا ہے ان میں کمی آسکے بلکہ وہ ختم ہو سکیں۔ بہت شکریہ

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس میں، میں منسٹر صاحب کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے بڑا serious note لیا ہے اور انہوں نے اس بات کو admit کیا ہے کہ محکمے میں ایسے معاملات ہیں۔ میں نے تو پورے پنجاب سے ایک کیس دیا ہے اور بڑے ادب سے گزارش کروں گا کہ اس کا حال یہ ہے کہ اس سوال کے لئے تین دفعہ extension لی جا چکی ہے، سیکرٹری صاحب کو بہت اچھی طرح علم ہے---

جناب سپیکر: نہیں تو extension وہ ایوان نے دی ہے، آپ اس میں کیا کر سکتے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! تین دفعہ---

جناب سپیکر: نہیں، ایسی بات نہ کیا کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ایک گزارش ہے کہ اس میں کوئی ایکشن نہیں لیا گیا، اس میں جرمانہ ہی نہیں لگایا گیا، اس میں کوئی ایک ایکشن تو لے لیں۔

جناب سپیکر: لیں گے۔ کمیٹی جو رپورٹ دے گی اس کے مطابق ایکشن لیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جس ڈائریکٹر نے سرکاری خزانے سے فراڈ کیا ہے اس کے خلاف ایکشن لیں۔

جناب سپیکر: کمیٹی آپ کی ہے، اس ایوان کی کمیٹی ہے، ایوان کی کمیٹی نے یہ کرنا ہے، وہ کر کے رپورٹ دے گی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس پر انہوں نے جرمانہ ہی نہیں لگایا، 24سال گاڑیوں کا لیٹ اندراج کیا ہے۔ اس طرح انہوں نے خزانے کو کروڑوں روپے کا نقصان پہنچایا ہے۔

وزیر آبکاری و محصولات اور انسداد منشیات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ issue جو معزز ممبر یہاں اسمبلی کے سامنے لے کر آئے تھے، اس کے بعد سے اس کی پوری انکوائری ڈیپارٹمنٹل بھی ہو رہی ہے اور جیسے جناب نے اب چونکہ کمیٹی بنائی ہوئی ہے، اب جو کمیٹی کی طرف سے سفارشات آئیں گی اس پر بالکل سزا بھی دی جائے گی اور کارروائی بھی کی جائے گی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس پر time limit کروا دیں۔ یہ مہربانی کر دیں۔

جناب سپیکر: time limit کیا؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس پر جلد سے جلد کارروائی ہو جائے۔

جناب سپیکر: میں نے پہلے ہی اس پر time limit مقرر کیا ہوتا ہے۔ آپ کو اس بات کا پتا ہونا چاہئے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 8754 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال میں محکمہ ٹرانسپورٹ کے ملازمین اور گاڑیوں سے متعلقہ تفصیلات

*8754: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ ٹرانسپورٹ کو مالی سال 15-2014 اور 16-2015 کے دوران کتنی آمدن مد وار وصول ہوئی؟

(ب) ضلع ساہیوال میں محکمہ ٹرانسپورٹ کے کتنے ملازم، عہدہ اور گریڈ وار کام کر رہے ہیں؟

(ج) ضلع ساہیوال محکمہ ٹرانسپورٹ کے تحت کس کس روٹ پر کتنی بسیں / ویگنیں / گاڑیاں چل رہی ہیں اور کتنے نئے روٹس شروع کئے گئے ہیں۔ مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(د) کیا ضلع ساہیوال میں محکمہ ٹرانسپورٹ خواتین کے لئے دوسرے اضلاع کی طرح علیحدہ بس چلانے کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ ویگن سٹینڈز جوگی چوک و ریلوے روڈ گنجان آباد جگہ پر ہیں جس سے ٹریفک کی روانی متاثر ہوتی ہے تو کیا حکومت ان اڈوں کو شہر سے باہر منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان):

(الف) اس ضمن میں سیکرٹری DRTA ساہیوال سے جواب طلب کیا گیا جو مندرجہ ذیل ہے:

ضلع ساہیوال میں روٹ پرمٹ و دیگر مدوں میں جو آمدن ہوئی اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

مد	سال	آمدن
روٹ پرمٹ	2015-14	93,99,450
	2015-16	1,27,78,000
فٹنس سرٹیفکیٹ	2014-15	39,46,500
	2015-16	35,90,000
فیس اڈاجات (C&D) کلاس	2014-15	1,75,000
	2015-16	1,75,000
ٹریفک چالان جرمانہ	2014-15	5,40,000
	2015-16	8,42,800
کل میزان		3,14,46,750/-

(ب)

سیریل نمبر	عہدہ		تعداد
1۔	سیکرٹری DRTA ساہیوال	(BS-17)	1
2۔	اسسٹنٹ	(BS-16)	1

3-	ٹرانسپورٹ سب انسپکٹر	(BS-14)	1
4-	موٹر وہیکل ایگزامینر	(BS-11)	1
5-	جونیئر کلرک	(BS-11)	2
6-	ڈیٹا انٹری آپریٹر	(ایڈہاک)	2
7-	چوکیدار	(BS-01)	1
	کل تعداد		09

(ج) جہاں تک ضلع ساہیوال میں اربن روٹس کا تعلق ہے تو اس سلسلہ میں کسی کمپنی / بس / ویگن یا کسی بھی کمرشل گاڑی رکھنے والے شخص نے دفتر ہذا میں لوکل روٹ لینے کے لئے کوئی درخواست جمع نہ کروائی ہے اگر کوئی درخواست اس سلسلہ میں دفتر ہذا میں موصول ہوئی تو قوانین کے مطابق اس کو روٹ پرمٹ جاری کر دیا جائے گا۔

موٹر وہیکلز آرڈیننس 1965 میں بیان کئے گئے قوانین کی روشنی میں اور موٹر وہیکلز رولز 1969 کی ذیلی شق 57-A کے تحت کوئی بھی کمپنی یا شخص روٹ کلاسیفائی کروانے یا گاڑی کا روٹ بنوانے کے لئے درخواست دے سکتا ہے اور اس سلسلے میں کوئی پابندی عائد نہ ہے۔

(د) ماضی میں حکومت پنجاب نے صرف ضلع لاہور میں خواتین مسافروں کے لئے تین روٹس (B-1,B-12,B-33) پر پنک بس سروس کا آغاز کیا تھا۔ اس کے علاوہ صوبہ پنجاب میں کہیں بھی خواتین کے لئے علیحدہ بس سروس نہیں چل رہی۔ نہ ہی ضلع ساہیوال میں خواتین مسافروں کے لئے علیحدہ بس سروس چلانے کی کوئی تجویز زیر غور ہے۔

(ہ) ویگن سٹینڈز جوگی چوک اور ریلوے روڈ پر واقع اڈہ جات عرصہ پندرہ سال سے رجسٹرڈ ہیں اور باقاعدگی سے گورنمنٹ کو ٹیکس ادا کر رہے ہیں یہ درست ہے کہ یہ اڈا جات گنجان آبادی میں واقع ہیں مگر اس سلسلہ میں نہ تو ٹریفک پولیس ساہیوال اور نہ ہی کسی دوسرے stakeholder کی طرف سے کوئی شکائیت دفتر ہذا میں موصول ہوئی ہے اور یہ کہ فی الحال ان اڈوں کو کہیں بھی باہر منتقل کرنے کی تجویز زیر غور نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ضمنی سوال میں۔۔۔

جناب سپیکر: کون سے جز پر ہیں مجھے بتا دیں، اس کے تو پتا نہیں جز بھی کتنے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! نہیں، زیادہ نہیں ہیں، چار ہی جز ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کون سے جز پر ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں جز (د) کے لئے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جس طرح دوسرے اضلاع میں خواتین کے لئے علیحدہ بسیں چلتی ہیں، لاہور میں بھی چل رہی ہیں، ہماری بھی ایک innocent سی خواہش ہے کہ ساہیوال میں بھی کوئی ایسا بسوں کا نظام بنا دیا جائے جہاں خواتین کے لئے علیحدہ بسیں چلائی جائیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! منسٹر صاحب یہ مان لیں، ہم پر مہربانی کر دیں۔

جناب سپیکر: اگر feasible ہے تو کروا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! feasible ہے۔ اگر یہ چلانا چاہتے ہیں تو چلا لیں۔ ساہیوال میں یہ ٹرانسپورٹ کا کام کرتے ہیں، یہ ٹرانسپورٹر ہیں، ہمارے بھائی ہیں، اگر یہ وہاں پر عورتوں کے لئے facility مہیا کرنا چاہتے ہیں تو ممبر بھی ساہیوال کے ہیں، تو عورتوں کو وہاں پر facility دے دیں، وہاں پر بسیں چلا دیں۔

جناب سپیکر: یہ تو آپ کی بات ٹھیک نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر تو آپ سمجھتے ہیں کہ یہ جواب ٹھیک ہے تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب سپیکر: اگر یہ feasible ہے تو پھر آپ کروا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! اگر feasible ہوا تو انشاء اللہ کوشش کریں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اتنا خوبصورت colour ہے، pink colour ہے تو اگر pink colour لاہور میں نظر آ سکتا ہے تو ہمیں ساہیوال میں بھی دکھایا جائے اور اگر لاہور میں انہوں نے اپنے پاس سے، اپنی جیب سے لے کر بسیں دی ہیں تو پھر میں بھی وہاں پر اپنے پاس سے بسیں چلانے کے لئے تیار ہوں۔

جناب سپیکر: مہربانی، مہربانی۔ شکریہ

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اسی میں ایک ضمنی سوال ہے۔ جز (ہ) میں پوچھا گیا تھا کہ "کیا یہ درست ہے کہ ویگن سٹینڈز جوگی چوک وریلوے روڈ گنجان آباد جگہ پر ہیں۔"

جناب سپیکر! جس طرح آپ کا لاہور ہے، مال روڈ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: یہ لاہور میرا ہی نہیں، آپ کا بھی لاہور ہے، سارے پاکستان کا لاہور ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ مالک ہیں۔ جس طرح لاہور کا دل مال روڈ ہے اسی طرح ساہیوال کا جو دل ہے، سٹریٹس میں وہ ہائی سٹریٹ ہے، وہ ہمارا بھی مال روڈ ہے، اس جگہ پر اتنا رش ہوتا ہے، یہ ڈیپارٹمنٹ کا جواب دیکھ لیں، جس طرح پارلیمانی سیکرٹری نے جواب دیا کہ اپنے پاس سے بسیں لے لیں، اسی طرح کا یہ جواب ہے۔ سوال یہ ہے کہ اگر آپ پڑھ لیں، انہوں نے کہا ہے کہ "ویگن سٹینڈز جوگی چوک اور ریلوے روڈ پر واقع اڈاجات عرصہ 15 سال سے رجسٹرڈ ہیں اور باقاعدگی سے گورنمنٹ کو ٹیکس ادا کر رہے ہیں۔ یہ درست ہے کہ یہ اڈاجات گنجان آبادی میں واقع ہیں مگر اس سلسلہ میں نہ تو ٹریفک پولیس ساہیوال اور نہ ہی کسی دوسرے stakeholder کی طرف سے کوئی شکایت دفتر ہذا کو موصول ہوئی ہے"۔ اب ان کو شکایت آنی کہاں سے ہے؟ وہاں پر تو کھپتے ہم ہیں۔ وہاں پر تو پریشان ہم ہوتے ہیں۔ یہ وہ روٹ ہے جس پر 1122 بھی واقع ہے۔ عبدالقیوم ہسپتال اور ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال بھی اسی سٹریٹ پر واقع ہے لیکن یہاں اتنا زیادہ رش ہوتا ہے کہ سائیکل اور موٹر سائیکل بھی نہیں گزر سکتا اور موصوف کہتے ہیں کہ ہمیں رپورٹ نہیں آئی۔ آپ ان کے اتنے non-serious attitude کا نوٹس لیں اور ہمیں اس کا کوئی حل نکلوا کر دیں۔ پارلیمانی سیکرٹری اور سیکرٹری ٹرانسپورٹ

سے آٹھ دس دن پہلے میٹنگ ہوئی تھی۔ آپ نے پہلے بھی direction دی تھی کہ یہ ساہیوال جا کر موقع visit کریں تو پارلیمانی سیکرٹری بتائیں کہ یہ اس سلسلے میں کیا کرنا چاہتے ہیں؟

جناب سپیکر: ان کو بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! معزز ممبر نے جو visit کی بات کی ہے اجلاس ختم ہونے کے بعد ہم ان کے ساتھ visit کر لیں گے اور ڈی سی صاحب کو لیٹر بھی لکھ دیتے ہیں۔ معزز ممبر جو ایریا بتا رہے ہیں وہاں پندرہ سال سے اڈے چل رہے ہیں اس لئے وہاں پر رش ہوتا ہے اور problem ہوتا ہے۔ چونکہ یہ کام ضلعی حکومت کا ہے اور ڈپٹی کمشنر کے under ہے وہی alteration کر سکتے ہیں لہٰذا ہم visit بھی کر لیتے ہیں اور ڈی سی ساہیوال کو لیٹر بھی لکھ دیتے ہیں اگر ان کو جگہ مل جائے تو اڈے وہاں شفٹ ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے تیسری دفعہ یہ سوال دیا ہے۔ آپ مہربانی کر دیں۔

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی تشریف رکھیں۔ انہوں نے کہہ دیا ہے کہ اجلاس کے بعد وہ visit کریں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ایک مہربانی فرما دیں کہ اس سوال کو pending کر دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، sorry آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ وہاں کی پبلک کا بہت بڑا issue ہے۔

جناب سپیکر: جی، مجھے پتا ہے۔ آپ کی بڑی مہربانی تشریف رکھیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ بڑے مہربان ہیں آپ سے درخواست ہے کہ یہ سوال pending کر دیں۔

جناب سپیکر: پلیز تشریف رکھیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں یہ سوال کمیٹی کو refer کرنے کے لئے نہیں بلکہ pending کرنے کے لئے عرض کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔ Question Hour is over now جو سوال pending تھے وہ سب کے سب dispose of کئے جاتے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

میٹرو بس لاہور کے لئے خرید کردہ بسیں / سبسڈی سے متعلقہ تفصیلات

*8351: **جناب احسن ریاض فتیانہ:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میٹرو بس لاہور کے لئے کتنی بسیں خرید کی گئی ہیں، یا خرید کی جارہی ہیں ان کی قیمت کیا ہوگی یہ کہاں سے خرید کی جائیں گی، کمپنی اور ملک کا نام بتائیں؟

(ب) اس بس سروس پر سالانہ کتنی subsidy کس وجہ سے دی جائے گی؟

(ج) اس بس سروس کی تعمیر اور چلانے میں ترکش کمپنی کا کردار کیا ہے اور اس ترک کمپنی کے کتنے افراد نے آج تک اس منصوبہ کا وزٹ کیا ہے؟

(د) کتنی دفعہ صوبہ کے کس کس افسر یا عوامی نمائندے نے اس بس سروس کے لئے ترکی کا وزٹ کیا ہے اور اس پر کتنی لاگت آئی؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) پنجاب ماس ٹرانزٹ اتھارٹی نے لاہور میٹرو بس سروس کے لئے کوئی بس خرید نہ کی۔ اس وقت اس پراجیکٹ پر کل 64 بسیں چلائی جارہی ہیں جو کہ "M/s Platform Turizm

"Tasimacilik Gida Insaat Temizlik Hizm, SAN, VE TIC.A.S"کی ملکیت ہیں۔ان بسوں کا برانڈ نام Volvo Sunwin جو کہ چائنا میں تیار کی گئیں۔

(ب) پنجاب ماس ٹرانزٹ اتھارٹی لاہور میٹروبس سروس کی مد میں یکم جولائی 2015 سے 30۔جون 2016 تک 2,071,993,840 روپے کی رقم بطور سبسڈی ادا کر چکی ہے۔یہ سبسڈی حکومت پنجاب کی طرف سے مسافروں کی مالی استطاعت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ناگزیر ہے۔

(ج) میٹروبس سروس لاہور کے لئے ترکش ادارے ulasim نے ابتدائی ڈیزائن میں تعاون فراہم کیا جبکہ لاہور میٹروبس سروس کو چلانے کے لئے platform turizm اور M/s Kentkart نامی ترکش ادارے مختلف شعبہ جات میں خدمات فراہم کر رہے ہیں۔

پیکج B/1-2 از قذافی سٹیڈیم تا اچھرہ کا ٹھیکہ ترک کمپنی میسرز البراک اور پاکستانی کمپنی میسرز ایس کے بی نے مشترکہ طور پر لیا، جس میں ترک کمپنی کا حصہ 30 فیصد تھا۔

ترک کمپنی نے اس منصوبے پر اپنا عملہ تعینات کیا ہوا تھا۔ترک کمپنی کے نمائندگان حسب ضرورت آتے جاتے رہتے تھے۔

(د) محکمہ ٹرانسپورٹ کے سابقا سیکرٹری جناب کیپٹن (ریٹائرڈ) محمد یوسف نے ترکی کا مورخہ یکم جنوری تا 9۔جنوری 2012 اور 17۔اپریل تا 20۔اپریل 2012 دو مرتبہ وزٹ کیا اور ان کے visit پر کل خرچہ بالترتیب مبلغ (3,42,713 اور 2,36,235)=5,78,948 روپے ہوا مزید یہ کہ TEPA کے مطابق بھی دو افسران نے میٹروبس سروس کے سلسلے میں ترکی کا دورہ کیا جس پر کل خرچہ 4,02,717 روپے آیا جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ مسٹر مظہر حسین خان، ڈائریکٹر انجینئرنگ کنسٹرکشن ٹیپا، خرچہ 1,17,275 روپے

2۔ مسٹر ذیشان حسین عثمانی اسسٹنٹ ڈائریکٹر انجینئرنگ ٹیپا، خرچہ 2,85,442 روپے

مندرجہ بالا افسران کے علاوہ LTC کے دو افسران نے بھی سال 2012 میں بس ریپڈ ٹرانزٹ کے سلسلے میں ترکی میں ٹریننگ حاصل کی اور اس پر مبلغ۔/1,96,000 روپے کی لاگت آئی۔

ضلع فیصل آباد میں محکمہ سماجی بہبود کے ملازمین کی تعداد گریڈ اور بجٹ کے حوالے سے تفصیلات

*8629: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ سماجی بہبود کے تحت کتنے ملازمین عہدہ، گریڈ وار کام کر رہے ہیں؟

(ب) اس ضلع میں محکمہ ہذا کے کتنے اور کون کون سے ادارے ہیں؟

(ج) اس ضلع میں محکمہ کے کتنے دفاتر کس کس جگہ چل رہے ہیں؟

(د) اس ضلع میں سال15-2014اور16-2015 کے دوران محکمہ نے کون کون سی خدمات سرانجام دی ہیں؟

(ہ) اس ضلع میں کتنی رقم سال17-2016 کے دوران محکمہ کے لئے مختص کی گئی ہے؟

(و) اس سال کے دوران کتنی رقم سے فلاحی کام سرانجام دیئے جائیں گے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ سماجی بہبود کے تحت جو ملازمین عہدہ، گریڈ وار کام کر رہے ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

سکیل	ملازمین کی تعداد	عہدہ وار تفصیل
18	03	ڈپٹی ڈائریکٹر 01، مینجر صنعت زار 01، مینجر بے نظیر بھٹو سنٹر 01
17	25	سوشل ویلفیئر آفیسر 13، میڈیکل سوشل آفیسر 08، سپرنٹنڈنٹ دارالامان 01لاء آفیسر 01، ماہر نفسیات 01، کرافٹ ڈیزائنر 01
16	03	اسسٹنٹ 03
14	06	سینئر کلرک 05، سٹینو گرافر 01
12	01	کمپیوٹر آپریٹر 01
11	26	جونیئر کلرک 18، اکاؤنٹنٹ 01، وارڈن 02، کرافٹ سپروائزر 03، ٹیلر کم کٹر 01، ایم او 01
09	20	سپروائزر 20
08	07	این سی آئی 02، ہینڈی کرافٹ 02، عربی ٹیچر 02، ایل ایچ وی 01
06	02	چائلڈ کیئر ورکر 02

05	02	سٹور کیپر 02
04	08	ڈرائیور 08
01	52	نائب قاصد 25، چوکیدار 09، سویپر 07، کک 04، آیا 04، دھوبی 01، مالی 01، سکیورٹی گارڈ 01

(ب) محکمہ کے تحت ضلع فیصل آباد میں چھ ادارے کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1) ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ہوم (صنعت زار) سوشل ویلفیئر کمپلیکس
D-508 پیپلز کالونی نمبر 1 فیصل آباد
2) ادارہ نگہبان سوشل ویلفیئر کمپلیکس D-508 پیپلز کالونی نمبر 1 فیصل آباد
3) ڈے کیئر سنٹر سوشل ویلفیئر کمپلیکس D-508 پیپلز کالونی نمبر 1 فیصل آباد
4) ماڈل چلڈرن ہوم سوشل ویلفیئر کمپلیکس D-508 پیپلز کالونی نمبر 1 فیصل آباد
5) دارالامان، A-519 غلام محمد آباد فیصل آباد
6) شہید بے نظیر بھٹو وومن سنٹر ریاض شاہد چوک نزد اقبال سٹیڈیم فیصل آباد

(ج)

(الف) فیصل آباد ڈسٹرکٹ میں محکمہ سماجی بہبود کے 21 دفاتر چل رہے ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

1) ڈپٹی ڈائریکٹر سوشل ویلفیئر و بیت المال، سوشل ویلفیئر کمپلیکس
D-508 پیپلز کالونی نمبر 1 فیصل آباد
2) مینجر ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ہوم (صنعت زار) سوشل ویلفیئر کمپلیکس
D-508 پیپلز کالونی نمبر 1 فیصل آباد۔
3) سوشل ویلفیئر آفیسر (HQ) سوشل ویلفیئر کمپلیکس
D-508 پیپلز کالونی نمبر 1 فیصل آباد۔
4) سوشل ویلفیئر آفیسر ادارہ نگہبان سوشل ویلفیئر کمپلیکس
D-508 پیپلز کالونی نمبر 1 فیصل آباد۔
5) سوشل ویلفیئر آفیسر ڈے کیئر سنٹر سوشل ویلفیئر کمپلیکس
D-508 پیپلز کالونی نمبر 1 فیصل آباد۔
6) سوشل ویلفیئر آفیسر ماڈل چلڈرن ہوم سوشل ویلفیئر کمپلیکس
D-508 پیپلز کالونی نمبر 1 فیصل آباد۔

7) سوشل ویلفیئر آفیسر سوشل ویلفیئر یو سی ڈی پراجیکٹ نمبر 1
سوشل ویلفیئر کمپلیکس D-508 پیپلز کالونی نمبر 1 فیصل آباد۔
8) سوشل ویلفیئر آفیسر سوشل ویلفیئر یو سی ڈی پراجیکٹ نمبر 2 نزد
کینال آفس بالمقابل سٹیٹ بنک آف پاکستان فیصل آباد۔
9) سوشل ویلفیئر آفیسر سوشل ویلفیئر یو سی ڈی پراجیکٹ جڑانوالہ احمد پارک
گلی نمبر 9 بالمقابل حسین شوگر ملز کالونی جڑانوالہ ضلع فیصل آباد۔
10) سوشل ویلفیئر آفیسر سوشل ویلفیئر آر سی ڈی پراجیکٹ
سرکلر روڈ سمندری ضلع فیصل آباد
11) سوشل ویلفیئر آفیسر سوشل ویلفیئر سی ڈی پراجیکٹ چک جھمرہ۔
12) میڈیکل سوشل آفیسر DHQ MSSP ہسپتال فیصل آباد۔
13) میڈیکل سوشل آفیسر ماڈل ڈرگ ابیوزز سنٹر DHQ ہسپتال فیصل آباد۔
14) میڈیکل سوشل آفیسر (MSSP) الائیڈ ہسپتال فیصل آباد۔
15) میڈیکل سوشل آفیسر THQ MSSP ہسپتال سمندری۔
16) میڈیکل سوشل آفیسر THQ MSSP ہسپتال جڑانوالہ۔
17) سوشل ویلفیئر آفیسر ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد۔
18) سوشل ویلفیئر آفیسر بورسٹل جیل فیصل آباد
19) سپرنٹینڈنٹ دارالامان A-519 غلام محمد آباد فیصل آباد

20) سیکرٹری ضلعی بیت المال کمیٹی سوشل ویلفیئر کمپلیکس
D-508 پیپلز کالونی نمبر 1 فیصل آباد۔
21) شہید بے نظیر بھٹو وومن سنٹر ریاض شاہد چوک نزد اقبال سٹیڈیم فیصل آباد

(د) سال 15-2014 اور 16-2015 کے دوران محکمہ کی خدمات درج ذیل ہیں۔

1) این جی اوز کی رجسٹریشن اور ان کی راہنمائی
2) معذور افراد کی رجسٹریشن و بحالی
3) مستحق افراد کی امداد بذریعہ بیت المال
4) بہبودی خواتین بذریعہ صنعت زار، دارالامان
5) قیدی خواتین اور بچوں کی سماجی بہبود اور قانونی امداد
6) غریب / مستحق مریضوں کا علاج
7) گم شدہ بچوں کی تلاش اور بحالی
8) منشیات / گداگری اور دیگر سماجی برائیوں کی روک تھام
9) ریلیف ورک

10) ڈینگی آگاہی مہم
11) پولیو آگاہی مہم اور مانیٹرنگ

(ہ) ضلعی حکومت فیصل آباد کی طرف سے مختص کی گئی رقم جولائی 2016 تا 31۔دسمبر 2016 مبلغ 27253923/۔ روپے ہے اور صوبائی حکومت کی طرف سے 01.01.2017 تا 30.06.2017 تک مبلغ 25178200/۔ روپے مختص کئے گئے ہیں۔
کل سال 17-2016 کے دوران محکمہ کے لئے 52432123 روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اس میں تنخواہ، الاؤنسز اور دفاتر واداروں کے دیگر اخراجات وغیرہ شامل ہیں۔

(و) محکمہ سوشل ویلفیئر فلاحی ادارہ ہے اور اس کا سارا بجٹ فلاحی کام پر خرچ ہوتا ہے۔

لاہور: ریلوے سٹیشن سے چلنے والی بسوں سے متعلقہ تفصیلات

*8827: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور ریلوے سٹیشن سے براستہ چیرنگ کراس، کلمہ چوک، فیروز پور روڈ، پھاٹک سٹاف، کوٹ لکھپت سٹیشن پیکو موڑ پنڈی سٹاپ، اکبر چوک، کالج روڈ اور اسلم چوک، واپڈا ٹاؤن اور ٹاؤن شپ تک روٹس پر بسیں بند کر دی گئی ہیں جس اتھارٹی کے احکامات کے باعث ایسا ہوا اس کا نام، عہدہ اور موجودہ تعیناتی سے آگاہ کریں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک ان روٹس پر دوبارہ بسیں چلانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں

وزیر کانکنی ومعدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) مذکورہ الائنمنٹ پر بیشتر اربن روٹ جزوی طور پر مسافروں کو بس سروس مہیا کر رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

(1) B-33
(الف) ریلوے سٹیشن تا شملہ پہاڑی
(ب) ایل او ایس تا اچھرہ پل

(2) B-10
(الف) اکبر چوک تا امیر چوک کالج روڈ

اوراسی طرح نئی بس سروس "سپیڈو" بھی بیشتر الائنمنٹ پر بس سروس مہیا کر رہی ہے۔

(2) FR-13

(الف) شوکت علی روڈ، کالج روڈ

(2) FR-09

(الف) ریلوے سٹیشن تا چیرنگ کراس

(2) FR-09

(الف) ریلوے سٹیشن تا چیرنگ کراس

(2) FR-10

(الف) قرطبہ چوک تا مسلم ٹاؤن موڑ

(ب) ایضاً

ضلع چنیوٹ میں منظور شدہ بس سٹینڈ سے متعلقہ تفصیلات

*8936: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیاوزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چنیوٹ میں حکومت کے کتنے منظور شدہ لاری اڈے کہاں کہاں پر ہیں تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیا ضلع میں گاڑیوں بسیں، ویگن وغیرہ کو چیک کرنے اور فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کرنے کا کوئی کمپیوٹرائزڈ سسٹم موجود ہے اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر کانکنی ومعدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) اس ضمن میں سیکرٹری DRTA چنیوٹ سے جواب طلب کیا گیا جو کہ درج ذیل ہے:

ضلع چنیوٹ میں ایک عدد سی کلاس بس سٹینڈ اور ایک عدد پرائیویٹ ڈی کلاس سٹینڈ موجود ہے۔

جنرل بس (سی کلاس) سٹینڈ کا انتظام چیئر مین میونسپل کمیٹی چنیوٹ کے ذمہ ہے جبکہ ڈی کلاس سٹینڈ کا انتظام پرائیویٹ اڈا مالکان خود کرتے ہیں۔ اِس کے علاوہ پورے ضلع میں کوئی اور سرکاری یا پرائیویٹ بس سٹینڈ نہ ہے۔

(ب) سویڈن کی فرم M/s OPUS Inspections (Pvt) Ltd.اور حکومت پنجاب کے مابین معاہدے کے تحت پہلے مرحلے میں لاہور اور شیخوپورہ میں بین الاقوامی معیار کے کمپیوٹرائزڈ انسپکشن سنٹرز نے کام شروع کر دیا ہے اور فی الوقت باقی اضلاع میں موٹر وہیکلز ایگزامینرز ہی گاڑیوں کو فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کرتے ہیں لیکن دوسرے مرحلے میں معاہدے کے تحت دسمبر 2017 تک پنجاب کے باقی تمام اضلاع بشمول چنیوٹ میں کمپیوٹرائزڈ انسپکشن سنٹرز vics stations اپنا کام شروع کر دیں گے۔

لاہور میں سماجی بہبود کے دفاتر کی تعداد اور اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*9218: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ سماجی بہبود کے کتنے دفاتر ہیں؟

(ب) ان سماجی بہبود کے دفاتر کے سال 17-2016 کے اخراجات کی تفصیل دی جائے؟

(ج) اس ضلع میں محکمہ کے سکول / سکل ڈویلپمنٹ کے ادارے کتنے ہیں ان میں کون کون سے ہنر کی تعلیم دی جا رہی ہے؟

(د) اس ضلع میں کتنی این جی اوز رجسٹرڈ ہیں اور کس کس این جی اوز کے خلاف محکمہ میں کیسز چل رہے ہیں؟

(ہ) اس ضلع میں محکمہ عوامی فلاح کے مزید کتنے منصوبے مکمل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ سماجی بہبود کے 47 دفاتر کام کر رہے ہیں۔

(ب) ان سماجی بہبود کے دفاتر کے سال 17۔2016 کے اخراجات 17 کروڑ 28 لاکھ 62 ہزار 474 روپے ہیں۔

(ج) اس ضلع میں محکمہ کے زیر انتظام سکل ڈویلپمنٹ کے دو ادارے کام کر رہے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

1: صنعت زار، علامہ اقبال ٹاؤن لاہور 2۔ منی صنعت زار، گڑھی شاہو، لاہور

ہنر کی تفصیل:

ان اداروں میں ڈریس میکنگ، کٹنگ، سیونگ، مشینی کڑھائی، دستی و مشینی نٹنگ، اوور لاک، تارکشی، سموکنگ، سٹین پینٹنگ، جیولری میکنگ، خطاطی، ہینڈی کرافٹ، ٹیکسٹائل ڈیزائننگ، فیشن ڈیزائننگ، پروفیشنل بیوٹیشن اور جم کے کورسز کروائے جاتے ہیں۔

سال 17-2016 کے دوران ان اداروں سے کل 33138 خواتین نے مختلف ہنر میں تربیت حاصل کی۔

(د) ضلع لاہور میں رجسٹرڈ این جی اوز کی تعداد 496 ہے اور مندرجہ ذیل سات این جی اوز کے خلاف کیسز چل رہے ہیں:

1- پیشنٹ ویلفیئر سوسائٹی، لیڈی ویلنگڈن ہسپتال لاہور
2- سکینہ طفیل ویلفیئر سوسائٹی
3- پیشنٹ ویلفیئر سوسائٹی، گنگارام ہسپتال لاہور
4- پاکستان فیملی ویلفیئر کونسل
5- نواب ٹاؤن سوسائٹی
6- ادارہ خدمت انسانیت
7- ایجوکیشن پروموشن آرگنائزیشن

(ہ) سال 18-2017 کے دوران ضلع لاہور میں سوشل ویلفیئر کے اداروں میں محروم سہولیات کی دستیابی کے لئے ایک منصوبہ شامل کیا گیا ہے جس کی لاگت کا تخمینہ تقریباً چار کروڑ روپے ہے اور امید ہے اسی سال یہ منصوبہ مکمل کر لیا جائے گا۔

سرگودھا ڈویژن میں محکمہ ایکسائز کے عملے اور دفاتر کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*9073: ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر آبکاری و محصولات اور انسداد منشیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سرگودھا ڈویژن میں محکمہ ایکسائز کے کتنے دفاتر کون کون سے اضلاع میں ہیں ان میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) اس ڈویژن میں سال 16-2015 اور 17-2016 کے دوران کتنی گاڑیاں رجسٹرڈ ہوئیں اور ان کی رجسٹریشن سے کتنی آمدن محکمہ کو ہوئی؟

(ج) ان دو سالوں میں محکمہ کو اس ڈویژن سے پراپرٹی ٹیکس اور دیگر کس کس مد سے رقم موصول ہوئی، تفصیل ضلع وار اور مد وار بتائیں؟

(د) اس ڈویژن میں کس کس شہر سے پراپرٹی ٹیکس کس کس شرح سے محکمہ وصول کرتا ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات اور انسداد منشیات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) سرگودھا ڈویژن محکمہ ایکسائز کے 16 دفاتر ہیں اور ان میں 151 ملازمین کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل ذیل ہے:

ضلع	تعداد دفاتر	تعداد ملازمین
سرگودھا	(10) سرگودھا۔ بھلوال، بھیرہ، کوٹ مومن، بھاگٹانوالہ، پل 111، سلانوالی، تحصیل ساہیوال، شاہ پور، جھاوریاں	87
خوشاب	(3) جوہر آباد، قائد آباد، مٹھہ ٹوانہ	21
میانوالی	(1) میانوالی	14
بھکر	(2) بھکر، دریا خان	29
کل تعداد	16	151

(ب) سرگودھا ڈویژن میں دوران مالی سال 16-2015 اور 17-2016 کے دوران 210533 گاڑیاں رجسٹرڈ کی گئیں اور رجسٹریشن فیس کی مد میں 217424687 روپے آمدن ہوئی جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	تعداد رجسٹرڈ گاڑیاں	آمدن بذریعہ رجسٹریشن
2015-16	97429	103,711,856
2016-17 (یکم جولائی 2016 تا 23 جون 2017)	113104	113,712,831
کل میزان	210533	217,424,687

(ج) تفصیل درج ذیل ہے:

مد	ضلع	آمدن 2015-16	آمدن یکم جولائی 2016 تا 22۔ جون 2017
پراپرٹی ٹیکس	سرگودھا	148,983,239	164,509,299
	خوشاب	43,988,582	45,224,226
	میانوالی	15,201,577	16,818,866
	بھکر	17,027,936	18,613,933
	میزان	225,201,334	245,166,324
موٹر ٹیکس	سرگودھا	200,585,679	226,990,662

	خوشاب	56,009,063	62,399,042
	میانوالی	72,311,667	76,451,205
	بھکر	63,309,431	67,861,143
	میزان	392,215,840	433,702,052
تفریحی ٹیکس	سرگودھا	78,530	--
	خوشاب	25,600	--
	میانوالی	--	--
	بھکر	168,077	324,565
	میزان	272,207	324,565
کاٹن فیس	سرگودھا	559,047	393172
	خوشاب	--	--
	میانوالی	14,238,342	11,112,030
	بھکر	3,290,853	2,849,604
	میزان	18,088,242	14,354,806
ایکسائز فیس	سرگودھا	12,722,703	12,255,520
	خوشاب	166,850	171,500
	میانوالی	273,612	274,010
	بھکر	156,200	112,150
	میزان	13,319,365	12,813,180
پروفیشنل ٹیکس	سرگودھا	19,580,924	16,368,021
	خوشاب	5,081,000	4,874,970
	میانوالی	4,390,392	3,968,775
	بھکر	5,208,100	4,302,866
	میزان	34,260,416	29,514,632
لگژری ہاؤس ٹیکس	سرگودھا	150,000	325,000
	خوشاب		200,000
	میانوالی		340,000
	بھکر		
	میزان	150,000	865,000
کل میزان	سرگودھا	382,660,122	420,841,674
	خوشاب	105,271,095	112,869,738
	میانوالی	106,415,590	108,964,886

بھکر	89,160,597	94,064,261
میزان	683,507,404	736,740,559

(د) سرگودھا ڈویژن میں سالانہ تشخیص کی 5 فیصد شرح سے پراپرٹی ٹیکس درج ذیل شہروں سے وصول کیا جاتا ہے۔

ضلع	تعداد دفاتر
سرگودھا	سرگودھا۔ سلانوالی، بھیرہ، کوٹ مومن، بھاگٹانوالہ، پل 111، سلانوالی، ساہیوال، شاہپور، جھاوریاں
خوشاب	جوہر آباد، قائد آباد، مٹھہ ٹوانہ
میانوالی	میانوالی
بھکر	بھکر، دریاخان

لاہور میں نئی بسوں کے روٹ اور ان سے متعلقہ تفصیلات

*9080: جناب محمد وحید گل: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں نئی ای ٹکٹنگ 200 بسوں میں پہلے مرحلے میں جن روٹس پر چلائی گئی ہیں ان 14 روٹس کے نام بتائے جائیں؟

(ب) کیا قائداعظم انٹر چینج رنگ روڈ تا بادامی باغ تا پیرا گون سٹی بر کی روڈ تک نئے روٹ تجویز کئے گئے ہیں اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

(ج) ان روڈز پر کب تک نئی بسوں کا اجراء ہو سکے گا؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) پنجاب ماس ٹرانزٹ اتھارٹی نے پہلے مرحلے میں 200 نئی بسیں 14 روٹس پر چلائی ہیں۔ ان روٹس کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) جی ہاں! لاری اڈا / بادامی باغ سے ایئرپورٹ براستہ آزادی چوک، نیازی انٹر چینج و قائد اعظم انٹر چینج روٹ تجویز کیا گیا ہے۔ اسی طرح ایک دوسرا روٹ ائرپورٹ سے برکی روڈ براستہ پیراگون سٹی اور برکی روڈ ہے۔ ای ٹکٹنگ کے تحت چلنے والے تمام روٹس کو ضم کیا جارہا ہے۔

(ج) ان روٹس پر چوتھے مرحلے میں بسیں چلائی جائیں گی۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

چنیوٹ: بس سروس چلانے سے متعلقہ تفصیلات

966: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے دورہ چنیوٹ کے موقع پر چنیوٹ اور فیصل آباد کے عوام کے پرزور مطالبہ پر اعلان کیا تھا کہ چنیوٹ اور فیصل آباد کے درمیان بس سروس کا آغاز کیا جائے گا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے سیکرٹری ٹرانسپورٹ پنجاب کو ہدایت کی تھی کہ دونوں اضلاع کے ڈی سی اوز کو حکم دیا جائے کہ مذکورہ بس سروس چلانے کے لئے ضروری اقدامات کریں اور دونوں افسروں نے اس سلسلہ میں مشاورت بھی کی ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت بس سروس چلانے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) اس ضمن میں سیکرٹری ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی چنیوٹ سے جواب طلب کیا گیا جس کے مطابق دفتر سیکرٹری DRTA کو حکومت پنجاب کی جانب سے تحریری طور پر ایسی کوئی ہدایت موصول نہ ہوئی ہے۔

(ب) محکمہ ہذا میں ایسا کوئی حکم موصول نہ ہوا ہے تاہم اگر محرک کے پاس ایسا کوئی حکم موجود ہے تو محکمہ کو پیش کر دیں تاکہ اس پر مزید کارروائی عمل میں لائی جا سکے۔

(ج) متعلقہ ڈی سی او کی رپورٹ کے مطابق چنیوٹ تا فیصل آباد روٹ پر فی الوقت درج ذیل پبلک ٹرانسپورٹ کی سہولت موجود ہے:

1) جنرل بس سٹینڈ (سی کلاس) چنیوٹ سے فیصل آباد نان اے سی ویگنیں 65

2) جنرل بس سٹینڈ (سی کلاس) چنیوٹ سے فیصل آباد نان اے سی بسیں 10

3) بلال ٹریولز (ڈی کلاس سٹینڈ) چنیوٹ سے فیصل آباد نان اے سی ویگنیں 110
چل رہی ہیں۔

اس کے علاوہ چنیوٹ سے فیصل آباد روڈ پر سرگودھا، خوشاب، میانوالی، اور بنوں وغیرہ کے اضلاع کے لئے پبلک ٹرانسپورٹ براستہ چنیوٹ چل رہی ہے اور روزانہ رات گئے تک مسافروں کو سفری سہولیات مہیا کرنے کے لئے ویگن سروس بھی میسر ہے۔

لاہور اورنج لائن ٹرین منصوبہ سے متعلقہ تفصیلات

1423: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اورنج لائن ٹرین منصوبہ کب مکمل ہو گا؟

(ب) کیا اورنج لائن ٹرین منصوبہ پر صوبہ اپنے وسائل خرچ کر رہا ہے، اگر جواب ناں میں ہے تو کہاں سے کن شرائط پر کتنا قرضہ لیا گیا ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) اورنج لائن ٹرین منصوبے کی تکمیل مالی سال 18-2017 میں متوقع ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ حکومتِ پنجاب اورنج لائن ٹرین منصوبے پر اپنے وسائل استعمال کر رہی ہے۔

لاہور: ٹرانسپورٹ کمپنی لاہور تا نارنگ منڈی روٹ سے متعلقہ تفصیلات

1768: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا یہ درست ہے کہ لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی نے لاہور تا نارنگ منڈی روٹ نمبر 32بی پر چودہ بسیں چلانے کا اعلان کیا تھا جب کہ گزشتہ دو سال سے مذکورہ روٹ پر صرف ایک بس چل رہی ہے اگر جواب ہاں میں ہے تو بقیہ 13 بسیں کب چلیں گی؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان):

جی! یہ درست ہے کہ لاہور تا نارنگ منڈی روٹ پر ایک بس چلائی جا رہی ہے۔ مگر جلد ہی مزید بسیں مذکورہ روٹ پر چلا دی جائیں گی جس کے لئے بس آپریٹر کو ہدایات جاری کی جا چکی ہیں۔

ضلع ننکانہ صاحب میں سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام ڈسپنسریوں سے متعلقہ تفصیلات

1798: جناب طارق محمود باجوہ: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ننکانہ صاحب میں سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام کتنی ڈسپنسریاں کہاں کہاں کام کر رہی ہیں؟

(ب) ان ڈسپنسریوں میں سال 16-2015 کے دوران کتنے مریضوں کو چیک کیا گیا تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ٹرانسپورٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) محکمہ سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام ضلع ننکانہ صاحب میں کوئی ڈسپنسری کام نہ کر رہی ہے۔

(ب) ایضاً

جناب سپیکر: (معزز ممبر میاں محمد رفیق) ماشاء اللہ تشریف لے آئے ہیں thank you, salute آپ کل بھی مل کر نہیں گئے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! بہت شکریہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ جب ہم ساہیوال کا visit کریں گے تو معزز ممبر جناب محمد ارشد ملک ہمارے ساتھ ہوں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! ہمیں آرڈر کر دیتے ہیں لیکن خود وہاں جاتے نہیں ہیں لہٰذا اب جب ہم visit کریں گے تو یہ ہمارے ساتھ ہوں گے۔

جناب سپیکر: آپ کے ساتھ ہوں گے اگر یہ وہاں ساتھ نہیں ہوں گے تو آپ بھی visit نہیں کریں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے، ان کو اپنے کام سے خود دلچسپی ہونی چاہئے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اللہ اکبر۔ میاں صاحب! میں رپورٹیں پڑھنا چاہتا تھا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ پہلے پڑھ لیں۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: محترمہ سعدیہ سہیل رانا مجلس قائمہ برائے مواصلات و تعمیرات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتی ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

نشان زدہ سوال نمبر 8303 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے

مواصلات و تعمیرات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

Starred Question No. 8303 asked by Mian Tariq Mehmood MPA, PP-113

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مواصلات و تعمیرات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

Starred Question No. 8303 asked by Mian Tariq Mehmood MPA, PP-113

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مواصلات و تعمیرات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

Starred Question No. 8303 asked by Mian Tariq Mehmood MPA, PP-113

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مواصلات و تعمیرات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) مجلس قائمہ برائے خوراک کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ ملک صاحب! آپ پہلے میری بات سنیں کہ آپ یہ توسیع کیوں لے رہے ہیں؟ کیا آپ اس کمیٹی کے ممبر ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں اس کمیٹی کا ممبر ہوں۔

جناب سپیکر: پھر آپ توسیع کیوں لے رہے ہیں؟ آپ دوسروں کو کہتے ہیں کہ یہ توسیع کیوں لے رہے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مجھے ٹائم دیں، میں ادب سے گزارش کرتا ہوں۔ یہ ٹھیک ہے کہ ہم ماتحت ہیں۔

جناب سپیکر: آپ میرے ماتحت نہیں بلکہ میرے برابر کے ہیں۔ آپ ایسی بات نہ کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ سینئر ہیں اور ہم جونیئر ہیں۔

جناب سپیکر: آپ اس ایوان کے ایک معزز ممبر ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ادب سے گزارش ہے کہ جس کمیٹی کا میں ممبر ہوں الحمدللہ اس کمیٹی کی میٹنگ ہوئی۔

جناب سپیکر: آپ کے پاس ایک سوال ہے اور وہ بھی پورا نہیں ہوا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس میٹنگ میں سیکرٹری فوڈ نہیں آئے تھے تو کمیٹی کے ممبران اور چیئرمین صاحب نے کہا کہ اگلی میٹنگ میں سیکرٹری فوڈ آئیں گے تو اس کی conclusion کریں گے اس لئے یہ matter pending کیا گیا تھا۔

جناب سپیکر: اسی طرح کی justifications ادھر بھی ہوتی ہیں لیکن آپ کہہ رہے تھے کہ ابھی تک رپورٹ پیش کیوں نہیں کی گئی۔ اب آپ تحریک پیش کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! صرف تیس سیکنڈ کی بات سن لیں الحمدللہ میں On the floor of the House بات کر رہا ہوں کہ آج تک ایکسائز کی کمیٹی کی میٹنگ ہی نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر: یہ بات آپ کے لئے نقصان دہ ہوگی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے آپ کی مہربانی سے دو تین دفعہ توسیع کرائی ہے۔

جناب سپیکر: آپ ابھی یہ تحریک پیش کریں۔ اس پر بعد میں بات کریں گے۔

نشان زدہ سوال نمبر 7621 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خوراک کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

Starred Question No.7621 asked by Mian Muhammad Aslam Iqbal MPA, PP-148

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خوراک کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

Starred Question No.7621 asked by Mian Muhammad Aslam Iqbal MPA, PP-148

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خوراک کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

Starred Question No.7621 asked by Mian Muhammad Aslam Iqbal MPA, PP-148

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خوراک کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: میجر (ریٹائرڈ) معین نواز وڑائچ مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔ جی، میجر صاحب!

مسودہ قانون جیل خانہ جات 2016، نشان زدہ سوالات نمبر 8025 اور 8058 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے داخلہ کی رپورٹیں

ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

میجر (ریٹائرڈ) معین نواز وڑائچ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

1) The Prisons (Amendment) Bill 2016. (Bill No. 30) of 2016 moved by Ms Hina Parvez Butt, MPA W-353.
2) Starred Question No. 8025 asked by Mr Ehsan Riaz Fatiana MPA, PP-58
3) Starred Question No.8058 asked by Mr Muhammad Arif Abbasi MPA, PP-13.

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے داخلہ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

1) The Prisons (Amendment) Bill 2016. (Bill No. 30) of 2016 moved by Ms Hina Parvez Butt, MPA W-353.
2) Starred Question No. 8025 asked by Mr Ehsan Riaz Fatiana MPA, PP-58
3) Starred Question No.8058 asked by Mr Muhammad Arif Abbasi MPA, PP-13.

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے داخلہ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

1) The Prisons (Amendment) Bill 2016. (Bill No. 30) of 2016 moved by Ms Hina Parvez Butt, MPA W-353.
2) Starred Question No. 8025 asked by Mr Ehsan Riaz Fatiana MPA, PP-58

3) Starred Question No.8058 asked by Mr Muhammad Arif Abbasi MPA, PP-13.

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے داخلہ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جی، اب ڈاکٹر سید وسیم اختر پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

حکومت پنجاب کے حسابات پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ برائے سال 2008-09 اور دورویہ فیصل آباد سمندری روڈ پر آڈٹ رپورٹ برائے سال 2012-13 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

حکومت پنجاب کے حسابات پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی

Financial Statement of Government of the Punjab for the year 2008-09 and Project Audit Report on dualization of Faisalabad Samundri Road Section between Faisalabad bypass to Samundri Communication and Work Department Government of the Punjab for the year 2012-13

کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31۔ اگست 2017 سے مورخہ 31۔ مئی 2018 تک توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

حکومت پنجاب کے حسابات پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی

Financial Statement of Government of the Punjab for the year 2008-09 and Project Audit Report on dualization of Faisalabad Samundri Road Section between Faisalabad bypass to Samundri Communication and Work Department Government of the Punjab for the year 2012-13

کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31- اگست 2017 سے مورخہ 31- مئی 2018 تک توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

حکومت پنجاب کے حسابات پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی

Financial Statement of Government of the Punjab for the year 2008-09 and Project Audit Report on dualization of Faisalabad Samundri Road Section between Faisalabad bypass to Samundri Communication and Work Department Government of the Punjab for the year 2012-13

کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31- اگست 2017 سے مورخہ 31- مئی 2018 تک توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

پوائنٹ آف آرڈر

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! I am on a Point of Order.

جناب سپیکر: اللہ خیر کرے میاں صاحب نے پوائنٹ آف آرڈر لیا ہے۔ کسی پریشانی میں تو نہیں ہیں؟

لاہور میں بین الاقوامی کھلاڑیوں کی آمد اور کرکٹ میچ کی وجہ سے ٹریفک جام

قائد حزب اختلاف(میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! بڑی خوشی کی بات ہے کہ پاکستان میں انٹر نیشنل کرکٹ کی بحالی ہوئی ہے اور بین الاقوامی کھلاڑی بھی آئے ہیں، لاہوریئے میچ کو enjoy بھی کر رہے ہیں۔ لاہور کی دو کروڑ کی آبادی ہے لیکن پچھلے تقریباً ایک ہفتے سے آدھا لاہور یعنی ایک کروڑ کی آبادی جس اذیت ناک صورتحال سے دوچار ہے اس کو بیان نہیں کیا جاسکتا۔ اگر ایم پی ایز میں سے کوئی ٹریفک میں لگا ہو تو اس کو اندازہ ہو گا کہ ایک سے دوسرے مقام پر جانے کے لئے کئی کئی گھنٹے لگ جاتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ تماشا ختم ہونا چاہئے یا تو ٹریفک کنٹرول کا نظام اتنا بہتر ہو، آدمی تھوڑی بہت تو قربانی دیتا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ لاہور کی آدھی آبادی انتہائی زیادہ ٹریفک کے دباؤ کی وجہ سے کئی کئی گھنٹے لائنوں میں لگی رہتی ہے۔

جناب سپیکر! میں حکومت پنجاب کو تجویز دوں گا کہ اگر ہمارے کھلاڑی PC میں ٹھہرے ہیں اور یہ ٹریفک کا روٹ بحال نہیں کیا جاسکتا تو آپ مال روڈ سے قذافی سٹیڈیم تک کوئی ایک سڑک بلاک کر دیں لیکن یہ کیا تماشا ہے کہ آپ دو گھنٹے پہلے اور اس کے بعد رات 12 بجے تک آدھا لاہور jam کر دیں؟ عورتوں، مردوں، بچوں، مریضوں، سکولوں، کالجوں اور ہسپتالوں میں جانے والوں کے لئے یہ بہت زیادہ پریشانی کا باعث بن رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے حکومت پنجاب کو تجویز دوں گا کہ آپ پی سی ہوٹل میں دو ہیلی کاپٹر رکھیں، وہاں سے کھلاڑیوں کو اس پر بٹھائیں اور قذافی سٹیڈیم میں اس کی landing کروا دیں۔ ٹریفک jam ہونے کی وجہ سے کروڑوں لوگ پریشانی سے دوچار ہیں۔

جناب سپیکر! میرا مطالبہ ہے کہ اس ٹریفک پلان کو فوری طور پر revise کریں اور اگر یہ نااہل ہیں تو اس ایوان کی ایک کمیٹی بنا دیں جو ان معاملات کو دیکھے لیکن ٹریفک کی روانی متاثر نہیں ہونی چاہئے۔ ایک آدھ گھنٹے کے لئے تو آدمی برداشت کرتا ہے لیکن اگر چھ دن اسی طرح سے پورا دن اور آدھی رات تک ٹریفک jam رہنی ہے تو پھر یہ بہت زیادہ پریشانی، سُبکی اور شرمندگی کا باعث ہو گا لہٰذا ان انتظامات کا ازسرنو جائزہ لینا چاہئے۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی کہوں گا کہ سیف سٹی پراجیکٹ کا ٹھیکہ جس contractor کو دیا گیا ہے اس نے پورے لاہور کو اُدھیڑ کر رکھ دیا ہے، چھ ماہ ہو چکے ہیں جہاں سے بھی

انہوں نے کُھدائی کی تھی اس کو دوبارہ fill نہیں کیا گیا، جگہ جگہ کٹ لگے ہوئے ہیں، ہر چوک، چوراہے اور سڑک پر پتھر بکھرے پڑے ہیں اور ملبہ باہر پڑا ہوا ہے لیکن ان کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ ان road cuts، سڑکوں کی repair اور چوکوں کی بحالی کے لئے اس پراجیکٹ میں لازماً funds رکھے گئے ہوں گے تو پھر ان سڑکوں اور cuts کو فوری طور پر کیوں repair نہیں کیا جا رہا مجھے وزیر موصوف اس کا جواب دے دیں؟

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! معزز قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید نے میچ کی وجہ سے ٹریفک jam ہونے کے بارے میں بات کی ہے۔ میں اس بات سے قطعی طور پر انکاری نہیں کہ میچ کی وجہ سے ٹریفک کے مسائل ہیں لیکن ہمیں بطور nation سوچنا پڑے گا۔ ایک وہ وقت تھا کہ جب پاکستان میں کوئی ٹیم آنے کے لئے تیار نہیں تھی اور لوگ پاکستان کو غیر محفوظ ملک سمجھتے تھے لیکن آج وہ وقت آ گیا ہے کہ انگلینڈ سمیت سارے ممالک کی ٹیمیں پاکستان آ کر کھیلنا چاہتی ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں تھوڑا بہت sacrifice کرنا پڑے گا۔ قائد حزب اختلاف نے سکولوں اور کالجز کے بچوں اور مریضوں کے حوالے سے point out کیا ہے کہ انہیں بھی آنے جانے میں دُشواری ہو رہی ہے تو میں انہیں یقین دہانی کراتا ہوں کہ آج ہی CTO اور CCPO سے بات کر کے اس مسئلے کا فوری طور پر کوئی حل نکالا جائے گا۔ میں یہ عرض کروں گا کہ ہمیں بطور nation سوچنا چاہئے کہ یہ پاکستان کی نیک نامی ہے کسی ایک فرد کی نیک نامی نہیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: قائد حزب اختلاف بھی بطور nation ہی یہ بات کہہ رہے ہیں۔ آپ اس بات کو ensure کروائیں کہ دوسری سڑکوں پر ٹریفک روانی سے چلتی رہے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! مجھے قائد حزب اختلاف کی nationhood پر کوئی suspicious نہیں اور آپ نے جو فرمایا ہے اس کی تعمیل ہو گی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید نے جو بات کی ہے وہ بالکل genuine ہے اور میں نے ابھی کچھ دیر پہلے ایوان میں تذکرہ کیا ہے کہ کل تین چار کلو میٹر کا سفر میں کوئی سوا گھنٹے کے اندر طے کر سکا ہوں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں لیکن انہوں نے کچھ alternate routes تو بنائے ہوئے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! کافی مشکل صورتحال اس وقت درپیش ہوتی ہے جب پیش بندی کے طور پر یہ قُرب وجوار کے routes بھی بند کر دیتے ہیں۔ یہ بہت ہی مثبت تجویز ہے کہ کھلاڑیوں کے لئے ہیلی کاپٹر کی سروس مہیا کر دی جائے جو انہیں پی سی ہوٹل سے اُٹھائے اور قذافی سٹیڈیم میں اُتار دے۔ اس سے سارا شہر سکھی ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ ہماری کرکٹ ٹیم نے کل بہت اچھا کھیل پیش کیا ہے۔ میں اپنی اور اس ایوان کی طرف سے کرکٹ ٹیم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ ان کو یہاں کھانے پر مدعو کریں۔۔۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! باقی باتیں ہم بعد میں مل بیٹھ کر طے کر لیں گے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں بھی اس سلسلے میں ایک بہت ضروری بات عرض کرنی چاہتا ہوں کیونکہ میرے حلقے کے اندر قذافی سٹیڈیم ہے اور وہاں پر ساری ٹریفک سائیڈ کی سڑکوں پر آ گئی ہے۔ میری پانچ سکولوں کے سربراہان سے بات ہوئی ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ آپ ایک یا دو بجے کا انتظار نہ کریں بلکہ جس وقت چاہیں اپنے بچوں کو واپس لے جائیں۔ اسی طرح ہسپتالوں میں آنے جانے والوں کو بھی بڑی دُشواری ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر! میری صرف یہ تجویز ہے کہ چونکہ ان دنوں وزیر اعلیٰ ملک میں موجود نہیں ہیں تو ان کا ہیلی کاپٹر کھلاڑیوں کو قذافی سٹیڈیم میں لانے اور واپس لے جانے کے لئے استعمال کر لیا جائے تاکہ لوگوں کو ٹریفک jam ہونے کی وجہ سے پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

جناب سپیکر: چلیں، اس تجویز پر بھی غور کر لیتے ہیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! یہ بڑا گھمبیر مسئلہ ہے اور اس حوالے سے میں بھی ایک تجویز دوں گا کہ پنجاب صرف لاہور نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ لاہور کے خلاف کیوں ہیں؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میری گزارش تو سُن لیں۔ اگر یہی کرکٹ میچ ملتان، فیصل آباد یا راولپنڈی میں کروایا جائے تو شاید ٹریفک کے اتنے زیادہ مسائل در پیش نہ ہوں گے۔

جناب سپیکر: کیا کرکٹ میچ لیّہ میں کروادیں؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! لیّہ میں تو سٹیڈیم ہی نہیں ہے۔

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: اب تحاریک استحقاق کا وقت شروع ہوتا ہے۔ ملک مظہر عباس راں کی تحریک استحقاق ہے۔۔۔ موجود نہیں لہٰذا اس تحریک استحقاق کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 10 جناب اعجاز حسین بخاری کی ہے۔ جی، بخاری صاحب!

اکاؤنٹنٹ سوئی گیس اٹک کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ نامناسب روّیہ

جناب اعجاز حسین بخاری: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ حنیف نیازی اکاؤنٹنٹ سوئی گیس اٹک کو میں نے مورخہ 19۔ اگست 2017 کو فون کیا اور اسے کہا کہ میرے حلقے کے چند افراد سوئی گیس کے معاملات کے بارے میں آپ سے ملاقات کرنے آرہے ہیں تو آپ ان کی بات سُن لیں۔ جب وہ افراد حنیف نیازی کے پاس گئے تو مذکورہ اکاؤنٹنٹ نے نہ صرف ان کی بات سُننے سے انکار کیا بلکہ میرے خلاف غلط زبان استعمال کی اور کہا کہ میں کسی

ایم پی اے کا ملازم نہیں، مجھے کسی کی کوئی پروا نہیں اور بخاری صاحب جو میرا بگاڑنا چاہتے ہیں بگاڑ لیں۔ مذکورہ اکاؤنٹنٹ کے روّیے سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا میری اس

تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جناب اعجاز حسین بخاری کی اس تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار کا وقت شروع ہوتا ہے۔ پہلی تحریک التوائے کار میاں محمود الرشید کی ہے۔ جی، میاں صاحب!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ میں نے دو تین دن پہلے ایک تحریک التوائے کار جمع کروائی تھی اور یہ انتہائی اہم موضوع کے حوالے سے ہے کہ مارکیٹ کے اندر اشیاء صرف خاص طور پر سبزیاں، ٹماٹر اور پیاز کی قیمتیں سو روپے فی کلوگرام سے متجاوز ہو گئی ہیں۔ یہی حال چینی کا ہے تو میری آپ سے درخواست ہے کہ مجھے اس تحریک التوائے کار کو out of turn پیش کرنے کی اجازت دے دیں۔

جناب سپیکر: میں قائد حزب اختلاف کو ان کی تحریک التوائے کار کو out of turn پیش کرنے کی اجازت دے رہا ہوں۔ جی، میاں صاحب! آپ اپنی تحریک التوائے کار پیش کریں۔

وحدت کالونی اور لاہور بھر کے ماڈل اور اتوار بازاروں میں سبزیوں اور پھلوں کی قیمتوں میں بے جا اضافہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ معاملہ یہ ہے کہ روزنامہ "دنیا" مورخہ 11-09-2017 کی خبر کے مطابق وحدت کالونی بازار سمیت لاہور بھر کے بازاروں میں عوام کو سہولیات کی فراہمی بے نقاب ہو گئی۔ پنجاب بازار مینجمنٹ کمپنی کی کارکردگی پر سوالیہ نشان لگ گیا، ٹماٹر اور پیاز پورے لاہور میں نایاب ہو گئے ہیں، ناپ تول میں کمی پر سبزیوں اور پھلوں کے معیار اور قیمتوں پر عوام پھٹ پڑے۔ انہوں نے کہا کہ سبزیاں اور پھل مہنگے تو

ہیں ہی تول میں بھی کمی دیکھنے میں آ رہی ہے۔ خریداروں نے کہا کہ فائدہ کے لئے ماڈل بازار کا رُخ کرتے ہیں لیکن یہاں آ کر اُلٹا نقصان اُٹھانا پڑتا ہے۔ وحدت کالونی ماڈل بازار کے شکایت کیمپ میں بھی کوئی موجود نہیں۔ صارف شکایت کرنے کے لئے کہاں جائیں؟ ماڈل ٹاؤن اتوار بازار کی ریٹ لسٹ میں بھی پیاز اور ٹماٹر موجود نہ تھے۔ خریدار سستی چیزوں کی خریداری کے شوق میں اتوار بازاروں میں خوار ہو گئے۔ حکومت پنجاب اور وزیر خوراک کے دعوے غلط نکلے۔ عیدالاضحیٰ کو ایک ہفتہ گزرنے کے باوجود اشیاء خورد و نوش کی قیمتیں کم نہ ہو سکیں۔ پیاز 120 روپے جبکہ ٹماٹر 150 روپے کلو تک فروخت ہو رہے ہیں۔ شہری اتوار بازاروں میں ٹماٹر اور پیاز ڈھونڈتے رہ گئے۔ شہریوں نے حکومت پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ انتظامیہ منڈیوں میں کارروائی کر کے قیمتوں میں اضافے کی روک تھام کے لئے اقدامات اُٹھائے لہٰذا میری استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، قائد حزب اختلاف کی تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب next week میں آ جانا چاہئے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 607 محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے۔ جی، محترمہ!

واسا 126- ارب روپے خرچ کرنے کے باوجود لاہور کے شہریوں کو صاف پانی مہیا کرنے میں ناکام

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "خبریں" کی اشاعت مورخہ 12- جون 2017 کی خبر کے مطابق واٹر سپلائی اینڈ سینی ٹیشن (واسا) اور دیگر محکمہ لاہور سمیت پنجاب بھر میں صاف پانی کی فراہمی کے لئے 16 سالوں سے 70 سے زائد منصوبوں پر 126- ارب روپے خرچ کئے گئے۔ واٹر سپلائی پائپ لائنوں سے زیر زمین پانی تک رسائی، واٹر فلٹریشن پلانٹس سے مہلک پانی کی ٹیسٹنگ تک خرچ کئے گئے پیسے شہریوں کو مہلک پانی سے بچاؤ میں ناکام رہے۔ 45 منرل واٹر کمپنیز اور 3 ہزار صاف پانی فراہم کرنے والے پرائیویٹ یونٹ

منصوبوں میں رکاوٹ بن گئے۔ واسا کی کارکردگی کو مد نظر رکھتے ہوئے غیر ملکی کمپنیاں بھی سرگرم ہو کر شہریوں کو صاف پانی کی فراہمی میں رکاوٹ بن کر پینے کے لئے پانی فروخت کریں گی۔ عام مارکیٹ میں پانی مہنگا اور مشروبات سستے فروخت ہونے پر بھی حکومت حرکت میں نہ آسکی لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ کی تحریک التوائے کار کا جواب next week میں آنا چاہئے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 595/17 جناب محمد سبطین خان کی ہے۔ جی، جناب محمد سبطین خان!

صوبائی دارالحکومت سمیت پنجاب کے تمام اضلاع
بین الاقوامی معیار کے ٹراما سنٹر سے محروم

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ 16۔جون 2017 روزنامہ "دنیا" کی خبر کے مطابق لاہور 70 سال گزرنے کے باوجود صوبائی دارالحکومت سمیت پنجاب کے کسی ضلع میں بین الاقوامی معیار کا ٹراما سنٹر نہیں، یہاں تک کہ ٹراماٹالوجی کا سرجن سرے سے ہی موجود نہیں۔ روزنامہ "دنیا" کی تحقیقات کے مطابق مشہور شاہراہوں پر بڑی تعداد میں حادثات رونما ہوتے ہیں اس لئے ایک گھنٹہ کے سفر پر ٹراما سنٹر ہونا ضروری ہے۔ لاہور سمیت پنجاب کی ایمرجنسیوں میں ٹراما (شدید چوٹ صدمہ وغیرہ) کے مریضوں کی تعداد 30 فیصد تک ہے پنجاب میں آنے والی حکومتوں نے ہسپتالوں کو تو بہتر بنانے کی کوشش کی مگر حادثات سے مرنے اور عمر بھر کے لئے اپاہج ہونے والے مریضوں کے بارے میں کبھی سوچا ہے اور نہ ہی مشہور شاہراہوں پر ٹراما سنٹر بنانے کا کوئی پلان تیار کیا۔ ہمارے ہاں ٹراماٹالوجی کی تعلیم ہے اور نہ ہی ٹراما ٹالوجسٹ یعنی ٹراما سرجن موجود ہے۔ ہماری موجودہ سرجری میں ہڈی اور دماغ کے ڈاکٹر کے درمیان ایمرجنسی میں اکثر بحث و تکرار جاری رہتی ہے کیونکہ جس مریض کو دماغ کی چوٹ آئے اس کو ٹانگ یا بازو کا فریکچر بھی ہوتا ہے مگر جان بچانے کے لئے دماغ کا آپریشن پہلے کیا جاتا ہے اور اس کے انتظار میں ہڈی کے فریکچر میں پیپ پڑ جاتی ہے اس لئے دونوں آپریشنز کا بیک وقت اور ایک ہی چھت تلے ہونا

ضروری ہے۔ ٹراما سنٹر ایسی علاج گاہ کو کہا جاتا ہے جہاں پر سڑک حادثہ اور بم دھماکے جیسے زخمی افراد کا علاج کیا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جناب محمد سبطین خان کی تحریک التوائے کار کا جواب next week میں آنا چاہئے۔

کورم کی نشاندہی

جناب آصف محمود جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: کورم پورا نہیں ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: کورم پورا نہیں ہے، اجلاس کی کارروائی 15 منٹ کے لئے adjourn کی جاتی ہے۔

(اس مرحلہ پر پندرہ منٹ کے وقفہ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی ہوئی)

(پندرہ منٹ کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر 1:50 پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

سرکاری کارروائی

قاعدہ 127 کے تحت تحریک

آرڈیننسوں کی میعاد میں توسیع کے لئے آئین کے آرٹیکل 128(2)(اے) کے تحت قرارداد پیش کرنے کے لئے اجازت کی تحریک

MR SPEAKER: Now, we take up the Motion under Rule 127 of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab, 1997. A Minister may move the motion for leave of the Assembly.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

> "That leave be granted to move a Resolutions under Article 128(2)(a) of the Constitution for extension of the following Ordinances:
>
> 1. The Parks and Horticulture Authority (Amendment) Ordinance 2017 (IX of 2017)
> 2. The Dera Ghazi Khan Development Authority (Repeal) Ordinance 2017 (X of 2017)
> 3. The Punjab Criminal Prosecution Service (Constitution, Functions and Powers) (Amendment) Ordinance 2017 (XI of 2017)"

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That leave be granted to move a Resolutions under Article 128(2)(a) of the Constitution for extension of the following Ordinances:
>
> 1. The Parks and Horticulture Authority (Amendment) Ordinance 2017 (IX of 2017)
> 2. The Dera Ghazi Khan Development Authority (Repeal) Ordinance 2017 (X of 2017)

3. The Punjab Criminal Prosecution Service (Constitution, Functions and Powers) (Amendment) Ordinance 2017 (XI of 2017)"

Those in favour, may raise and stand in front of their seats.

(اس مرحلہ پر معزز ممبران اپنی نشستوں سے کھڑے ہو گئے)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، سیکرٹری صاحب! گنتی ہو گئی ہے؟

(اس مرحلہ پر سیکرٹری اسمبلی کی طرف سے بتایا گیا کہ

معزز ممبران کی تعداد 93 more than ہے)

More than 93.
(The motion was carried.)

قراردادیں

(آرڈیننسز کی میعاد میں توسیع)

آرڈیننس (ترمیم) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی 2017

MR SPEAKER: Now, we take up the Resolution for Extension of the Parks and Horticulture Authority (Amendment) Ordinance 2017 (IX of 2017). A Minister may move the Resolution for extension of the Ordinance.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES/ LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move the Resolution:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Parks and Horticulture Authority (Amendment) Ordinance 2017 (IX of 2017), promulgated on 20th June 2017, for a further period of ninety days with effect from 18th September 2017".

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Parks and Horticulture Authority (Amendment) Ordinance 2017 (IX of 2017), promulgated on 20th June 2017, for a further period of ninety days with effect from 18th September 2017".

Now, the Resolution moved and the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Parks and Horticulture Authority (Amendment) Ordinance 2017 (IX of 2017), promulgated on 20th June 2017, for a further period of ninety days with effect from 18th September 2017".

(The Resolution is passed.)

آرڈیننس (تنسیخ) ڈیرہ غازی خان ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2017

MR SPEAKER: Now, we take up the Resolution for Extension of the Dera Ghazi Khan Development Authority (Repeal) Ordinance 2017 (X of 2017). A Minister may move the Resolution for extension of the Ordinance.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES/ LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move the Resolution:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Dera Ghazi Khan Development Authority (Repeal) Ordinance 2017 (X of 2017), promulgated on 21st June 2017, for a further period of ninety days with effect from 19th September 2017".

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Dera Ghazi Khan Development Authority (Repeal) Ordinance 2017 (X of 2017), promulgated on 21st June 2017, for a further period of ninety days with effect from 19th September 2017".

None oppose.

Now, the Resolution moved and the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Dera Ghazi Khan Development Authority (Repeal) Ordinance 2017 (X of 2017), promulgated on 21st June 2017, for a further period of ninety days with effect from 19th September 2017".

(The Resolution is passed.)

آرڈیننس (ترمیم)(تشکیل، فرائض واختیارات) کریمینل پراسیکیوشن سروس پنجاب 2017

MR SPEAKER: Now, we take up the Resolution for the Extension of the Punjab Criminal Prosecution Service (Constitution, Functions and Powers) (Amendment) Ordinance 2017 (XI of 2017). A Minister may move the Resolution for extension of the Ordinance.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move the Resolution:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of the validity of the Punjab Criminal Prosecution Service(Constitution, Functions and Powers) (Amendment) Ordinance 2017(XI of 2017), promulgated on 22nd June 2017, for a further period of ninety days with effect from 20th September 2017."

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of the validity of the Punjab Criminal Prosecution Service (Constitution, Functions and Powers) (Amendment) Ordinance 2017(XI of 2017), promulgated on 22nd June 2017, for a further period of ninety days with effect from 20th September 2017. "

Now, the Resolution moved and the question is:

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے، ابھی 83 ممبران موجود ہیں۔ اب کورم کے بغیر ایوان کی کارروائی ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: ایسا نہ کیا کریں۔ جب question put کیا گیا ہو تو اس دوران آپ ایسا نہیں کر سکتے۔

Now, the Resolution moved and the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of the validity of the Punjab Criminal Prosecution Service (Constitution, Functions and Powers) (Amendment) Ordinance 2017(XI of 2017), promulgated on 22nd June 2017, for a further period of ninety days with effect from 20th September 2017. "

(The Resolution is passed.)

کورم کی نشاندہی

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں نے کورم کی نشاندہی کی ہے۔

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

آرڈیننسوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

آرڈیننس (ترمیم) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی 2017

MR SPEAKER: Now, we take up the Parks and Horticulture Authority (Amendment) Ordinance 2017. A Minister may lay the Parks and Horticulture Authority (Amendment) Ordinance 2017.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES/ LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I lay the Parks and Horticulture Authority (Amendment) Ordinance 2017.

MR SPEAKER: The Parks and Horticulture Authority (Amendment) Ordinance 2017 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of Rules of the Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred to the Standing Committee on Housing & Urban Development and Public Health Engineering with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس (تنسیخ) ڈیرہ غازی خان ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2017

MR SPEAKER: Now, we take up the Dera Ghazi Khan Development Authority (Repeal) Ordinance 2017. A Minister may lay the Dera Ghazi Khan Development Authority (Repeal) Ordinance 2017.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I lay the Dera Ghazi Khan Development Authority (Repeal) Ordinance 2017.

MR SPEAKER: The Dera Ghazi Khan Development Authority (Repeal) Ordinance 2017 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of Rules of the Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred

to the Standing Committee on Housing and Urban Development and Public Health Engineering with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس(ترمیم)(تشکیل، فرائض واختیارات) کریمینل پراسیکیوشن سروس پنجاب2017

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Criminal Prosecution Service (Constitution, Functions and Powers) (Amendment) Ordinance 2017. A Minister may lay the Punjab Criminal Prosecution Service (Constitution, Functions and Powers) (Amendment) Ordinance 2017.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES/ LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I lay the Punjab Criminal Prosecution Service (Constitution, Functions and Powers) (Amendment) Ordinance 2017.

جناب سپیکر: احسان الدین قریشی! بتائیں کہ ابھی کیا پیش ہوا ہے؟ قریشی صاحب! بتائیں کہ ابھی منسٹر صاحب نے کیا پیش کیا ہے؟ بڑا افسوس ہے۔ افسوس ہی کر سکتا ہوں۔

> The Punjab Criminal Prosecution Service (Constitution, Functions and Powers) (Amendment) Ordinance 2017 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of Rules of the Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred to the Standing Committee on Law with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس(ترمیم) قیام امن عامہ پنجاب2017

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Ordinance 2017. A Minister may lay the Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Ordinance 2017.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I lay the Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Ordinance 2017.

MR SPEAKER: The Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Ordinance 2017 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of Rules of the Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred to the Standing Committee on Home Affairs with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس (ترمیم) لوکل گورنمنٹ پنجاب 2017

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2017. A Minister may lay the Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2017.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I lay the Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2017.

MR SPEAKER: The Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2017 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of Rules of the Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred to the Standing Committee on Local Government and Community Development with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس تعلیمی محرکات مینجمنٹ اتھارٹی پنجاب 2017

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Education Initiatives Management Authority Ordinance 2017. A Minister may lay the Punjab Education Initiatives Management Authority Ordinance 2017.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I lay the Punjab Education Initiatives Management Authority Ordinance 2017.

MR SPEAKER: The Punjab Education Initiatives Management Authority Ordinance 2017 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of Rules of the Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred to the Standing Committee on Education with the direction to submit its report within two months.

مسودات قانون

(جو پیش ہوئے)

مسودہ قانون (ترمیم) احترام رمضان پنجاب 2017

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Ehtram-E-Ramazan (Amendment) Bill 2017. A Minister to introduce the Punjab Ehtram-e-Ramazan (Amendment) Bill 2017.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I introduce the Punjab Ehtram-E-Ramazan (Amendment) Bill 2017.

MR SPEAKER: The Punjab Ehtram-E-Ramazan (Amendment) Bill 2017 has been introduced in the House under rule 91(5) of Rules of the Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred to the Standing Committee on Home Affairs for report within two months.

مسودہ قانون (ترمیم) ملازمین کی کارکردگی، نظم وضبط اور احتساب پنجاب 2017

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Employees Efficiency, Discipline and Accountability (Amendment) Bill 2017. A Minister to introduce the Punjab Employees Efficiency, Discipline and Accountability (Amendment) Bill 2017.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I introduce the Punjab Employees Efficiency, Discipline and Accountability (Amendment) Bill 2017.

MR SPEAKER: The Punjab Employees Efficiency, Discipline and Accountability (Amendment) Bill 2017 has been introduced in the House under rule 91(5) of Rules of the Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred to the Standing Committee on Services & General Administration for report within two months.

مسودہ قانون (ترمیم) تحفظ ماحول پنجاب 2017

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Environmental Protection (Amendment) Bill 2017. A Minister to introduce the Punjab Environmental Protection (Amendment) Bill 2017.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I introduce the Punjab Environmental Protection (Amendment) Bill 2017.

MR SPEAKER: The Punjab Environmental Protection (Amendment) Bill 2017has been introduced in the House under 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred to the Standing Committee on Environment Protection for report within two months.

قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب سپیکر: وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / قانون و پارلیمانی امور جناب خلیل طاہر سندھو پاکستان مسلم لیگ (ن) کے قائد میاں محمد نواز شریف کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے پاکستان مسلم لیگ (ن) کے قائد میاں محمد نواز شریف کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے پاکستان مسلم لیگ (ن) کے قائد میاں محمد نواز شریف کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے پاکستان مسلم لیگ (ن) کے قائد

میاں محمد نواز شریف کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

کورم کی نشاندہی

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ ایوان میں کورم نہیں ہے لہٰذا آپ پہلے کورم پورا کریں اور پھر کارروائی چلائیں۔ میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں۔ (قطع کلامیاں)

جناب عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ ایوان چور اور ڈاکوؤں کے حق میں قرارداد پیش کرنے کے لئے نہیں ہے۔

جناب سپیکر: عباسی صاحب! مہربانی کر کے ایسے الفاظ استعمال نہ کریں۔ آپ الفاظ کا استعمال اچھے طریقے سے کریں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: کورم point out ہو گیا ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

قرارداد

جناب سپیکر: کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

میاں محمد نواز شریف کو پاکستان کی ترقی اور خوشحالی کے منصوبے بنانے پر خراج تحسین پیش کیا جانا

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ نمائندہ ایوان پاکستان کو ساتویں عالمی اور پہلی اسلامی ایٹمی قوت بنانے، سی پیک جیسے تاریخ ساز اور خطے کی تقدیر بدلنے والے منصوبے

کے آغاز اور اس پر تیزی سے ہونے والے کام، دہشت گردی کے خاتمے اور ملک و قوم کی سلامتی اور بقا کے لئے نیشنل ایکشن پلان، آپریشن ضرب عضب اور آپریشن ضرب ردالفساد جیسے دلیرانہ فیصلے کرنے، توانائی کے بحران کے خاتمے کے لئے مختلف منصوبے بنانے پر پاکستان کے ہر دلعزیز قائد میاں محمد نواز شریف کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے اور اُن پر اپنے بھرپور اعتماد کا اظہار کرتا ہے۔

یہ ایوان اس عزم کا اظہار کرتا ہے کہ پاکستان کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے والے اور عالمی برادری میں باعزت مقام دلوانے والے مقبول عوامی راہنما کے خلاف ہونے والی ہر سازش کا قانونی اور سیاسی محاذ پر مقابلہ کیا جائے گا اور ملک میں جمہوریت کے خلاف ہونے والی سازش کو نہ صرف بے نقاب کیا جائے گا بلکہ سازشی عناصر کی مذموم سیاست کو بھی ہمیشہ کے لئے دفن کر دیا جائے۔

یہ ایوان ان عناصر کی سرگرمیوں کو ملکی سلامتی اور بقا کے منافی نیز عوام کی فلاح اور ترقی کی راہ میں رکاوٹ ڈالنے کے مترادف تصور کرتا ہے۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ جمہوریت کا تسلسل ہی ملکی ترقی اور سلامتی کا ضامن ہے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ نمائندہ ایوان پاکستان کو ساتویں عالمی اور پہلی اسلامی ایٹمی قوت بنانے، سی پیک جیسے تاریخ ساز اور خطے کی تقدیر بدلنے والے منصوبے کے آغاز اور اس پر تیزی سے ہونے والے کام، دہشت گردی کے خاتمے اور ملک و قوم کی سلامتی اور بقا کے لئے نیشنل ایکشن پلان، آپریشن ضرب عضب اور آپریشن ضرب ردالفساد جیسے دلیرانہ فیصلے کرنے، توانائی کے بحران کے خاتمے کے لئے مختلف منصوبے بنانے پر پاکستان کے ہر دلعزیز قائد میاں محمد نواز شریف

کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے اور اُن پر اپنے بھرپور اعتماد کا اظہار کرتا ہے۔

یہ ایوان اس عزم کا اظہار کرتا ہے کہ پاکستان کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے والے اور عالمی برادری میں باعزت مقام دلوانے والے مقبول عوامی راہنما کے خلاف ہونے والی ہر سازش کا قانونی اور سیاسی محاذ پر مقابلہ کیا جائے گا اور ملک میں جمہوریت کے خلاف ہونے والی سازش کو نہ صرف بے نقاب کیا جائے گا بلکہ سازشی عناصر کی مذموم سیاست کو بھی ہمیشہ کے لئے دفن کر دیا جائے۔

یہ ایوان ان عناصر کی سرگرمیوں کو ملکی سلامتی اور بقا کے منافی نیز عوام کی فلاح اور ترقی کی راہ میں رکاوٹ ڈالنے کے مترادف تصور کرتا ہے۔ اس ایوان کی رائے ہے کہ جمہوریت کا تسلسل ہی ملکی ترقی اور سلامتی کا ضامن ہے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ نمائندہ ایوان پاکستان کو ساتویں عالمی اور پہلی اسلامی ایٹمی قوت بنانے، سی پیک جیسے تاریخ ساز اور خطے کی تقدیر بدلنے والے منصوبے کے آغاز اور اس پر تیزی سے ہونے والے کام، دہشت گردی کے خاتمے اور ملک و قوم کی سلامتی اور بقا کے لئے نیشنل ایکشن پلان، اپریشن ضرب عضب اور آپریشن ضرب ردالفساد جیسے دلیرانہ فیصلے کرنے، توانائی کے بحران کے خاتمے کے لئے مختلف منصوبے بنانے پر پاکستان کے ہر دلعزیز قائد میاں محمد نواز شریف کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے اور اُن پر اپنے بھرپور اعتماد کا اظہار کرتا ہے۔

یہ ایوان اس عزم کا اظہار کرتا ہے کہ پاکستان کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے والے اور عالمی برادری میں باعزت مقام دلوانے والے مقبول عوامی راہنما کے خلاف ہونے والی ہر سازش کا قانونی اور سیاسی محاذ پر مقابلہ کیا جائے گا اور ملک میں

جمہوریت کے خلاف ہونے والی سازش کو نہ صرف بے نقاب کیا جائے گا بلکہ سازشی عناصر کی مذموم سیاست کو بھی ہمیشہ کے لئے دفن کر دیا جائے۔

یہ ایوان ان عناصر کی سرگرمیوں کو ملکی سلامتی اور بقا کے منافی نیز عوام کی فلاح اور ترقی کی راہ میں رکاوٹ ڈالنے کے مترادف تصور کرتا ہے۔اس ایوان کی رائے ہے کہ جمہوریت کا تسلسل ہی ملکی ترقی اور سلامتی کا ضامن ہے۔"

(قرارداد کثرت رائے سے منظور ہوئی)

زیرو آر نوٹس

(کوئی زیرو آر نوٹس پیش نہ ہوا)

جناب سپیکر: اب زیرو آر نوٹس شروع ہوتا ہے۔(قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "وزیراعظم نواز شریف اور نواز شریف زندہ باد" کی نعرہ بازی کی گئی)

کیا آپ زیرو آر نوٹس take up کرنا چاہتے ہیں یا نہیں؟ Order please. Order in the House.

(قطع کلامیاں، شور و غل، نعرے بازی)

آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز جمعرات مورخہ 14- ستمبر 2017 صبح 10:00 تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔